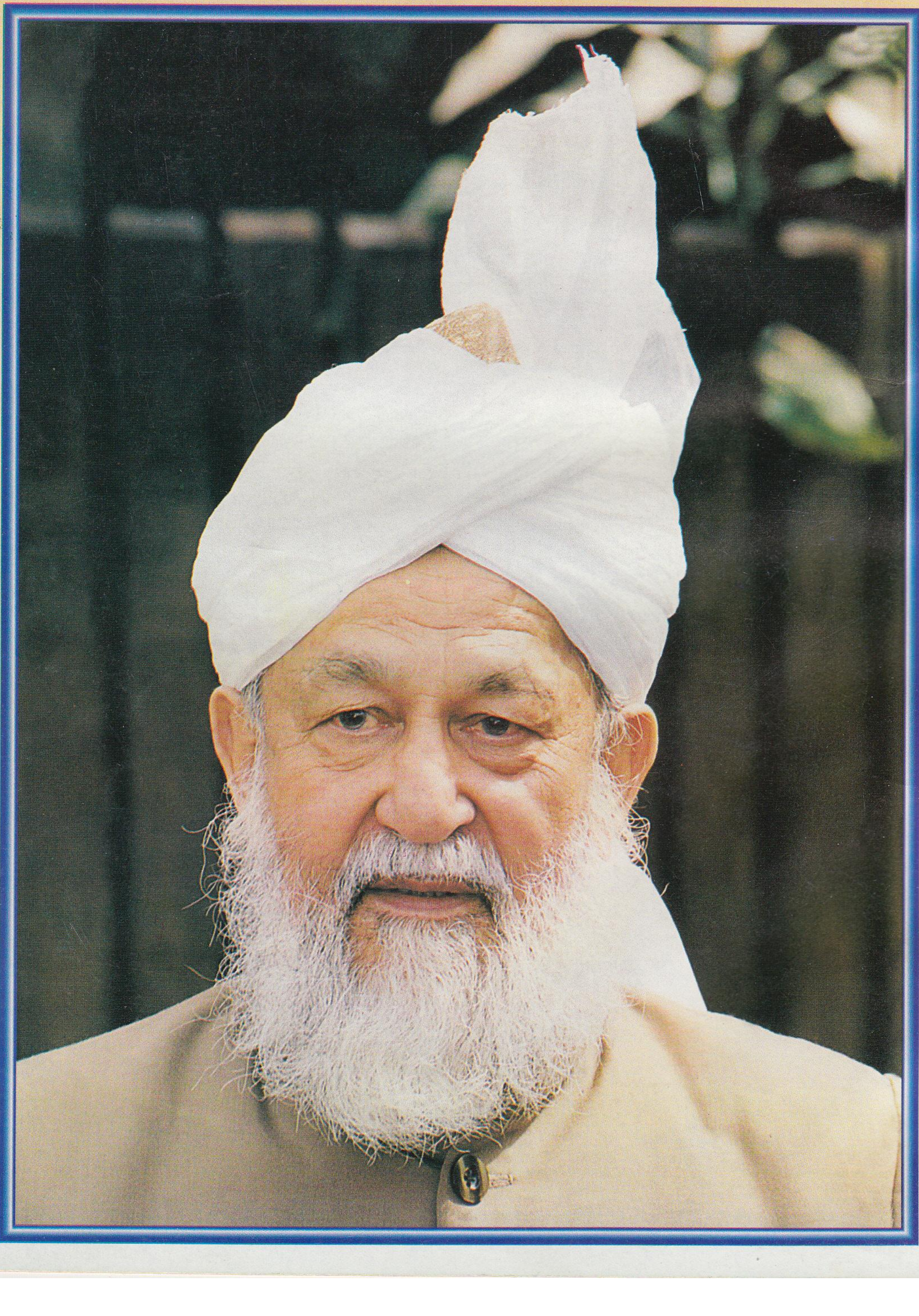
ماہنامہ انصاراللہ

تبوک ۱۳۸۱-ہش
ستمبر ۲۰۰۲-ء

ایڈیٹر
نصراللہ خاں ناصر





اے میرے سانسوں میں بسنے والو!

دیارِ مغرب سے جانے والو دیارِ مشرق کے باسیوں کو
کسی غریب الوطن مسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا

ہمارے شام و سَحر کا کیا حال پُوچھتے ہو کہ لحہ لحہ
نصیب اِن کا بنا رہے ہیں تمہارے ہی صُبح و شام کہنا

تمہاری خوشیاں جھلک رہی ہیں مِرے مقدّر کے زائچے میں
تمہارے خونِ جگر کی مے سے ہی میرا بھرتا ہے جام کہنا

الگ نہیں کوئی ذات میری تمہی تو ہو کائنات میری
تمہاری یادوں سے ہی معنْوَن ہے زِیست کا انصرام کہنا

اے میرے سانسوں میں بسنے والو! بھلا جدا کب ہوئے تھے مجھ سے
خدا نے باندھا ہے جو تعلُّق رہے گا قائم مُدام کہنا

تمہاری خاطِر ہیں مِرے نغمے، مری دعائیں تمہاری دولت
تمہارے درد و اَلَم سے تر ہیں مِرے سجود و قیام کہنا

تمہیں مٹانے کا زُعم لے کر اٹھے ہیں جو خاک کے بگُولے
خدا اُڑا دے گا خاک اُن کی، کرے گا رُسوائے عام کہنا

خدا کے شیرو! تمہیں نہیں زیب خوف جنگل کے باسیوں کا
گرجتے آگے بڑھو کہ زیرِ نگیں کرو ہر مُقام کہنا

بساطِ دُنیا اُلٹ رہی ہے - حسین اور پائیدار نقشے
جہانِ نَو کے اُبھر رہے ہیں- بدل رہا ہے نظام، کہنا

کَلیدِ فتح و ظفر تھمائی تمہیں خدا نے اب آسماں پر
نشانِ فتح و ظَفَر ہے لِکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا

بڑھے چلو شاہراہِ دینِ متیں پہ درّانا، سائباں ہے
تمہارے سَر پر خدا کی رحمت قدم قدم گام گام کہنا

احمدی انصار کی تربیت کے لئے

ماہنامہ انصار اللہ

ایڈیٹر: نصر اللہ خاں ناصر

تبوک ۱۳۸۱ ہش - ستمبر ۲۰۰۲ء

جلد نمبر ---------------- ۴۳

شمارہ نمبر ---------------- ۹

نائبین: پروفیسر محمد اسلم صابر، جاوید احمد جاوید، ریاض محمود باجوہ

اس شمارہ میں

☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر: عبدالمنان کوثر

پرنٹر: قاضی منیر احمد

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ انصار اللہ

دارالصدر جنوبی ربوہ (چناب نگر)

ڈیزائن و کمپوزنگ: صداقت احمد محمود

شرح چندہ (پاکستان)

سالانہ: ---------------- ایک سو روپے

قیمت فی پرچہ: ---------------- دس روپے

اداریہ

خوش خُلقی اور خندہ پیشانی

خوش خلقی اور خندہ پیشانی کا وصف حُسنِ اخلاق کا مظہر ہے۔ حُسنِ اخلاق جو دراصل انسان کی قلبی کیفیت کی ترجمانی کرتا ہے اور نہ صرف اس کا کلام اور دوسرے افعال سامنے آتے ہیں بلکہ اس کے چہرے سے فرحت و انبساط مسکراہٹ اور بشاشت ایک تسلسل کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ بعینہٖ دل میں پائی جانے والی نفرت حقارت اور غصہ کی کیفیت بھی چہرے سے نمایاں ہوتی ہے اور اس سے اچھے اعمال کی توقع کی اُمید نہیں کی جاسکتی۔

مذکورہ جذبات کا محرک انسانی مصروفیاتِ نفسیاتی الجھاؤ، نجی، معاشی اور معاشرتی حالات ہوتے ہیں اور کبھی کبھی جبلّی طور پر بھی ایسے اثرات ظاہر ہوتے ہیں جبکہ ایک مومن اس جبلّی محرک سے بالا ہے کیونکہ اس کی جبلّت تابع فطرت سعیدہ بن جاتی ہے۔ ان کیفیات کا منبع قلب انسانی ہے۔ قرآن کریم نے دل کے مخفی جذبات جس کا صدور آنکھ سے ہوتا ہے اسے یوں بیان کیا ہے۔

"......يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ○　　(سورۃ المومن : ۲۱)

یعنی جس کو انسان لفظوں میں ڈر یا شرم سے ظاہر نہیں کرتا اُسے آنکھ اپنی بدنظری، غصہ وکینہ یا حقارت سے ظاہر کرے تو یہ ایک قسم کی خیانت ہے اور خدا کے علم میں ہے۔ یہاں ایک انسانی کمزوری کا نہایت گہرائی سے محاسبہ کیا گیا ہے مگر مومن کو مخلوق خدا سے جو محبت اور ہمدردی کا سبق دیا گیا ہے۔ وہ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سانچہ میں ڈھلا ہوا ہے۔ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَاتَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ" (مسلم کتاب الادب)

یعنی معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کی بھی نیکی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں معمولی نیکی کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھنے، محبت کا اظہار خندہ پیشانی سے کرنے اور اس میں وسعت اختیار کرتے ہوئے انسان کو بھائی کا مقام دینے کی تلقین کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس دور کے "امن کے شہزادے" حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو کل بنی نوع انسان سے محبت اور شفقت کے لئے بھیجا ہے اور آپ کی اتباع میں خوش خلقی اور خندہ پیشانی کے اوصاف سے ہی یہ معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ خدا کرے، ہم حُسنِ خلق اور خندہ پیشانی سے پیش آنے کی توفیق پائیں۔

امام الکلام

تقویٰ کی راہوں پر قدم رکھو تا تم پر رحم ہو

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ فرماتے ہیں:-

''اے سونے والو بیدار ہو جاؤ اے غافلو اُٹھ بیٹھو کہ ایک انقلاب عظیم کا وقت آ گیا- یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا- اور تضرّع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکفیر بازی کا- دُعا کرو کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بتمام وکمال دیکھ لو اور نیز اس نور کو بھی جو رحمتِ الٰہیہ نے اس ظلمت کے مٹانے کے لئے تیار کیا ہے پچھلی راتوں کو اُٹھو اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر ہدایت چاہو اور ناحق حقّانی سلسلہ کے مٹانے کے لئے بددعائیں مت کرو اور نہ منصوبے سوچو- خدا تعالیٰ تمہاری غفلت اور بھول کے ارادوں کی پیروی نہیں کرتا- وہ تمہارے دماغوں اور دلوں کی بیوقوفیاں تم پر ظاہر کرے گا- اور اپنے بندہ کا مددگار رہو گا اور اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا جس کو اُس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے کیا کوئی تم میں سے اپنے اس پودہ کو کاٹ سکتا ہے جس کے پھل لانے کی اس کو توقع ہے- پھر وہ جو دانا و بینا اور ارحم الراحمین ہے وہ کیوں اپنے اس پودہ کو کاٹے جس کے پھلوں کے مبارک دنوں کی وہ انتظار کر رہا ہے- جب کہ تم انسان ہو کر ایسا کام کرنا نہیں چاہتے پھر وہ جو عالم الغیب ہے جو ہر ایک دل کی تہ تک پہنچا ہوا ہے کیوں ایسا کام کرے گا- پس تم خوب یاد رکھو کہ تم اس لڑائی میں اپنے ہی اعضاء پر تلواریں مار رہے ہو- سو تم ناحق آگ میں ہاتھ مت ڈالو ایسا نہ ہو کہ وہ آگ بھڑکے اور تمہارے ہاتھ کو بھسم کر ڈالے- یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کام انسان کا ہوتا تو بہتیرے اس کے نابود کرنے والے پیدا ہو جاتے ...... کیا تمہاری نظر میں کبھی کوئی ایسا مفتری گذرا ہے کہ جس نے خدا تعالیٰ پر ایسا افترا کر کے کہ وہ مجھ سے ہمکلام ہے پھر اس مدتِ مدید کے سلامتی کو پالیا ہو- افسوس کہ تم کچھ بھی نہیں سوچتے ...... سو بھائیو! نفسانیت سے باز آؤ اور جو باتیں خدائے تعالیٰ کے علم سے خاص ہیں اُن میں حد سے بڑھ کر ضدمت کرو اور عادت کے سلسلہ کو توڑ کر اور ایک نئے انسان بن کر تقویٰ کی راہوں میں قدم رکھو تا تم پر رحم ہو اور خدا تعالیٰ تمہارے گناہوں کو بخش دیوے- سو ڈرو اور باز آ جاؤ- کیا تم میں ایک بھی رشید نہیں وان لم تنتھوا فسوف یاتی اللّٰہ بنصرة من عندہ وینصر عبدہ ویمزّق اعدائہ ولا تضرّونہ شیئًا-

(روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۳ تا ۵۵)

کلام الامام

حضرت مسیح موعودؑ -- صلح کے شہزادے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی...... خطبہ فرمودہ ۲۶/اکتوبر ۱۹۲۳ء میں فرماتے ہیں:-

''اس وقت صرف ایک ہی جماعت ہے جو محض دین اور صرف دین کے لئے سرگرم عمل ہے- باقی جس قدر جماعتیں ہیں وہ سب کی سب سیاست کے لئے ساعی اور کوشاں ہیں اور وہ جماعت مسیح موعود کی جماعت ہے- اس نکتہ کو ملحوظ رکھ کر غور کیا جائے تو سوائے ہماری جماعت کے مذہبی جماعت اور مذہب کے لئے کام کرنے والی جماعت اور کوئی نظر نہیں آتی...... مذہبی دنیا میں اگر مذہب کا مرکز اور مذہب کے لئے جان توڑ کوشش کرنے والی اور مذہب کے لئے تکالیف برداشت کرنے والی کوئی جماعت ہے تو وہ صرف ہماری ہی جماعت ہے اگر مذہبی دنیا میں کوئی تغیر ہوسکتا ہے اور صلح عظیم کسی جماعت کے ذریعہ ظہور میں آسکتی ہے تو وہ ہماری ہی جماعت ہے کیونکہ باقی جس قدر جماعتیں ہیں وہ صلح کے سرچشمہ سے جو خدا تعالیٰ ہے دور ہیں- وہ فرزند کیسے جمع ہوسکتے ہیں جو باپ سے تعلق نہ رکھتے ہوں- ماں باپ کا ہی تعلق ہے جو بیٹوں کو جمع کرسکتا ہے- دیکھو جب حضرت موسیٰ ہارونؑ سے خفا ہوئے اور ان کی داڑھی پر ہاتھ ڈالا تو ہارونؑ نے کیا کہا- یہی کہ اے میری ماں کے بیٹے میری داڑھی نہ پکڑ- اگر جڑ کو نہ پکڑا جائے تو شاخ کیسے ہاتھ آئے- پس جنہوں نے روحانی باپ خدا کو چھوڑ دیا- وہ کیسے صلح دنیا میں پھیلا سکتے ہیں- دنیا میں محبت خدا ہی کے رشتہ سے ہوسکتی ہے- جب خدا کو درمیان سے ہٹا لیا جائے تو محبت پیدا کرنے کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہ جاتا- اسی تعلق کو پیدا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو مبعوث کیا اور اس کو صلح کے شہزادے کا خطاب دیا- مسیح موعود میں یہ بات بیج کے طور پر تھی جو اب تم میں پھیلے گی اور تمہارے ہی ذریعہ صلح پھیل سکتی تھی- تمہیں اس کے مطابق اپنی زندگی بنانا چاہئے- اگر تم ابھی سے اس کے لئے تیاری نہ کرو گے- تو جب کام کرنے کی ضرورت پیش آئے گی تم ناقابل ثابت ہو گے- اور کچھ نہ کرسکو گے- اور اگر آج سے مشق کرو گے تو وقت پر کام کرسکو گے- پس جب تم اس نکتہ کے ماتحت غور کرو گے تمہاری امنگیں بدل جائیں گی- خیالات بدل جائیں گے- علوم بدل جائیں گے- چاہئے کہ تم کوشش کرو کہ تم اس نام کے مظہر بنو- جس کا مسیح موعود سے وعدہ کیا گیا ہے- پس میری یہ نصیحت ہے کہ تم ایک مقصد کے لئے پیدا کئے گئے ہو جو یہ ہے کہ تم دنیا کے فساد کو دور کرو اور دنیا میں صلح کراؤ تا کہ دنیا کو پتہ لگ جائے کہ مسیح موعود محض بھائی کو بھائی بنانے نہیں بلکہ دشمن کو بھائی بنانے آیا تھا-''

(الفضل ۶ نومبر ۱۹۲۳ء- خطبات محمود جلد ۸ صفحہ ۲۲۹-۲۳۰)

عربی منظوم کلام

وَانی قد وَصلتُ رِیاضَ حِبّی ‏ وَیَطْلُبُنِیْ خَصِیْمِیْ فِیْ الْمَحَانِیْ

اور میں اپنے پیارے کے باغوں میں پہنچا ہوا ہوں- اور دشمن مجھے جنگلوں میں تلاش کر رہا ہے-

هَوِیْتُ الْحِبَّ حَتّیٰ صَارَ رُوْحِیْ ‏ وَاَرْنَانِیْ جِنَانِیْ فِیْ جَنَانِیْ

میں نے اس پیارے سے محبت کی یہاں تک کہ وہ میری جان ہو گیا- اور میرا بہشت اس نے میرے دل میں ہی دکھا دیا

بِوَجْهِ الْحِبِّ لَسْتُ حَرِیصَ مُلْكٍ ‏ كَفَانِیْ مَا اریٰ نفْسیْ كفانیْ

اُس پیارے کی قسم ہے کہ میں کسی ملک کا حریص نہیں- اور یہ میرے لئے کافی ہے کہ میں اپنے نفس کو فنا کی حالت میں دیکھتا ہوں-

وَرِثْنَا الْمَجْدَ مِنْ ذِی الْمَجْدِ حَقًّا ‏ وَصُبِّغْنَا بِمَحْبُوْبٍ مُّقَانِیْ

ہم نے بزرگی کو خدائے ذی المجد سے پایا- اور اس ملنے والے پیارے کے رنگ سے ہم رنگے گئے-

وَاِنَّا النَّاظِرُوْنَ اِلٰی قَدِیْرٍ ‏ قَرِیْبٍ قَادِرٍ حِبٍّ مُّدَانِیْ

اور ہم اس قدیر کی طرف دیکھ رہے ہیں- جو قریب اور قادر ہے اور جو بندہ اور اس کے دل میں حائل ہو جاتا ہے-

وَاَبْدَرَنَا مِنَ الرَّحْمَانِ بَدْرٌ ‏ فَنَحْنُ الْمُبْدِرُوْنَ وَلَا نُمَانِیْ

اور ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک چاند نکلا ہے- سو ہم چاند کو پانے والے ہیں اور انتظار کرنے والے نہیں-

وَنَحْنُ الْفَائِزُوْنَ كَمَالَ فَوْزٍ ‏ وَنَحْنُ الْمُنْعَمُوْنَ وَلَا نُعَانِیْ

اور ہم کمال کامیابی تک پہنچ گئے ہیں- اور ہم نعمتوں میں وقت بسر کرتے ہیں اور سختی نہیں اٹھاتے

وَمَا جِئْنَا الْوَرٰی فِیْ غَیْرِ وَقْتٍ ‏ وَ ذُوْ حِجْرٍ یَّرٰی وَقْتَ الرَّثَان

اور ہم خلق اللہ کے پاس بے وقت نہیں آئے- اور عقلمند جانتا ہے کہ بارش کا وقت کون سا ہے-

(رسالہ نور الحق جلد اول روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۹۲-۹۳)

فارسی منظوم کلام

O

بدل دردیکہ دارم از برائے طالبانِ حق نمے گردد بیاں آں درد از تقریرِ کوتاہم

وہ درد جو میں طالبانِ حق کے لئے اپنے دل میں رکھتا ہوں میں اُس درد کو الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔

دل و جانم چناں مستغرق اندر فکرِ او شان است کہ نے از دل خبر دارم نہ از جانِ خود آگاہم

میرے جان و دل ان لوگوں کی فکر میں اس قدر مستغرق ہیں کہ مجھے نہ اپنے دل کی خبر ہے نہ اپنی جان کا ہوش ہے

بدیں شادم کہ غم از بہرِ مخلوقِ خدا دارم ازیں در لذتم کز درد مے خیزد ز دل آہم

میں تو محض اس پر خوش ہوں کہ مخلوق کا غم رکھتا ہوں اور اس درد کے باعث میرے دل سے جو آہ نکلتی ہے اس میں مگن ہوں۔

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ خلق است ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

میرا مقصود و مطلوب اور میری خواہش خدمتِ خلق ہے یہی میرا کام ہے یہی میری ذمہ داری ہے یہی میرا فریضہ اور طریقہ ہے۔

نہ من از خود نہم در کوچۂ پند و نصیحت پا کہ ہمدردی بُرد آنجا بہ جبر و زور و اکراہم

میں نے اپنی خواہش سے پند و نصیحت کے کوچہ میں قدم نہیں رکھا بلکہ مخلوق کی ہمدردی زبردستی مجھے کھینچے لئے جارہی ہے۔

غمِ خلقِ خدا صرف از زُباں خوردن چہ کارست ایں گرش صدجاں بپاریزم ہنوزش عذر میخواہم

صرف زبان سے خلقِ خدا کا غم کھانے کا کیا فائدہ اگر اس بات کے لئے سو جانیں بھی فدا کروں تب بھی معذرت کرتا ہوں۔

چو شام پُرغبار و تیرہ حالِ عالمے بینم خدا بر وَے فرود آرد دُعا ہائے سحرگاہم

جب دنیا کی تاریکی اور اس کے تباہ حال کو دیکھتا ہوں (تو چاہتا ہوں کہ) خدا اس پر میری پچھلی رات کی دعاؤں کی قبولیت کو نازل کرے۔

(براہین احمدیہ حصہ دوم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۷۳-۷۴)

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ امریکہ

کی وفات پر مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان کی قراردادِ تعزیت

مجلس انصار اللہ پاکستان کی مجلس عاملہ کا یہ غیر معمولی اجلاس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے صاحبزادہ اور حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کے داماد حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی المناک وفات پر گہرے دلی صدمہ اور رنج و غم کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بے لوث، مخلص اور فدائی خادمِ سلسلہ تھے۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ سچی اور گہری دلی وابستگی آپ کے قول و عمل سے عیاں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زمین و آسمان کی خوش نصیبی عطا فرمائی۔

آپ کی خوش نصیبی آپ کی ایک روایت سے خوب روشن ہوتی ہے۔ آپ نے حضرت مصلح موعود...... کے ذکر میں فرمایا کہ:

''میری ساری عمر حضور کے التفات کے سایہ تلے گزری''

آسمان پر مقدر آپ کی خوش نصیبی کے لئے یہ شہادت کافی ہے کہ ۱۹۸۴ء کے مشکل حالات کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو آپ کی آواز میں ''السلام علیکم'' کا الہام ہوا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی ولادت ۱۹۱۳ء میں ہوئی اس طرح اب تک آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سب سے زیادہ عمر پانے والے مرد تھے۔ قادیان اور لاہور کے بعد آکسفورڈ میں اعلیٰ تعلیم کے بعد اپنے وطن میں خدمات کا آغاز کیا۔ ایک راستباز، دیندار خادمِ ملک و قوم کی حیثیت سے آپ ایک یادگار تاریخی مثال بنے۔ آپ کا زیادہ تر ذکر بطور عالمی شہرت یافتہ ماہرِ اقتصادیات کے ہوتا ہے۔ پاکستان میں آپ ایڈیشنل چیف سیکرٹری صوبہ مغربی پاکستان، مرکزی فنانس سیکرٹری پھر ڈپٹی چیرمین پلاننگ کمیشن اور صدرِ پاکستان کے مشیرِ اقتصادی امور رہے۔ ۱۹۷۴ء میں آپ ورلڈ بینک سے منسلک ہو گئے اور ۱۹۸۴ء تک اہم عالمی خدمات سرانجام دیں۔ آئی ایم ایف کے سٹاف میں بطور ایگزیکٹو ڈائریکٹر شامل ہوئے۔

جماعتی خدمت کے لحاظ سے حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی زندگی سِرًّا وَّعلانیۃً کے اعتبار سے نہایت قابلِ رشک تھی۔ جماعتی مفادات میں آپ متعدد کمیٹیوں کے ممبر اور سربراہ رہے۔ صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں بیرون پاکستان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۸۶ء میں کمیٹی قائم کی تو حضرت صاحبزادہ صاحب کو اس کا چیرمین ثانی مقرر فرمایا۔ یہ کمیٹی ۱۹۸۹ء تک قائم رہی۔ اسی سال آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت امریکہ کا امیر

مقرر فرما دیا- تادمِ آخر آپ اسی منصبِ جلیلہ پر فائز تھے-

آپ کا دورِ امارت امریکہ کی جماعتی تاریخ میں ہمیشہ روشن رہے گا- آپ کے دور میں
● بیت الرحمٰن جیسے عظیم الشان اور وسیع المقاصد خانہ خدا کے علاوہ درجنوں دیگر مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر- ● MTA ارتھ سٹیشن کا قیام- ● جماعتی ویب سائٹ کا قائم ہونا جس کے ذریعہ حضور کے خطبات و خطابات کے علاوہ بہت وسیع پیمانے پر دنیا بھر کو اہم معلومات کی فراہمی- ● امریکہ کے جلسہ سالانہ کی نشریات کا MTA کے ذریعہ براہ راست آغاز- ● لنگر خانہ کے نظام کا امریکہ میں باقاعدہ اجراء- ● اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے چار مرتبہ امریکہ کا دورہ فرمایا- یوں امریکہ کی جماعتی ترقیات کو مہمیز ملی یہاں تک کہ خصوصاً مالی قربانیوں میں ایک خاص مقام بہت جلد حاصل کرتے ہوئے تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے میدانِ مسابقت میں اولیت حاصل کر لی-

ان حالات میں حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی وفات ایک عظیم جماعتی، ملکی و ملّی اور عالمی صدمہ ہے- مجلس انصاراللہ پاکستان اس موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، آپ کی بیگم محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ (جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول...... کی نواسی ہیں)، آپ کے بھائی صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب، بہن صاحبزادی امۃ اللطیف صاحبہ (بیگم محترم سید میر محمد احمد صاحب)، عزیز طاہر احمد صاحب سیال دیگر تمام اقرباء کے علاوہ عالمگیر جماعت خصوصاً جماعت احمدیہ امریکہ سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے اور آپ کے جاری کردہ تمام پروگراموں کو عظیم الشان رنگ میں پورا فرمائے- آمین

ہم ہیں

اراکین عاملہ مجلس انصاراللہ پاکستان - ربوہ

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی وفات پر قرارداد ہائے تعزیت

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی وفات پر درج ذیل مختلف ادارہ جات، جماعت ہائے احمدیہ اور ذیلی تنظیموں کی طرف سے قرارداد ہائے تعزیت کی نقول ادارہ ماہنامہ انصاراللہ کو موصول ہوئی ہیں- ۱- مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ۲- وقفِ جدید انجمن احمدیہ ۳- مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ۴- مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ ۵- مجلس عاملہ جماعتہائے احمدیہ ضلع نارووال ۶- مجلس عاملہ انصاراللہ ضلع اوکاڑہ-

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات سے پیدا ہونے والے خلا کو پورا فرمائے اور آپ کو جنت الفردوس میں اپنے قریبِ خاص سے نوازے آمین-

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۶ ویں جلسہ سالانہ کی ایمان افروز روئیداد

جلسہ سالانہ کی مناسبت سے حضور انور کی ہدایات، افتتاحی خطبہ میں روح افزا نوید

جلسہ گاہ مستورات میں حقوق و فرائض پر خطاب، عالمگیر بیعت کا دلکش منظر

خدا کا دین غالب ہو کر رہے گا اور اسی کے ذریعہ دنیا میں امن قائم ہو گا۔ (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۳۶ واں جلسہ سالانہ اسلام آباد (ٹلفورڈ) لندن میں مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جولائی ۲۰۰۲ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوا جس میں تینوں روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ یہ جلسہ بھی عالمگیر حیثیت کا حامل تھا جس میں دنیا بھر کے ممالک سے تقریباً ساڑھے انیس ہزار افراد نے شرکت کی۔ ایک کثیر تعداد جرمنی اور پاکستان سے بھی شامل ہوئی۔ حضور انور کے خطابات کے علاوہ برطانوی وزیراعظم کے نمائندہ، لندن کے میئرز اور افریقی ممالک کے سربراہان کے نمائندگان نے بھی تہنیتی پیغامات پیش کئے۔ علاوہ ازیں متعدد دیگر علماء اور مقررین نے مختلف علمی موضوعات پر خطاب کیا۔ آخری روز عالمگیر بیعت کا منظر خاص اہمیت کا حامل تھا۔ اس بیعت کے بعد سجدہ شکر بجالایا گیا اور پُرسوز دعا ہوئی۔ الحمد للہ کہ اس سال دو کروڑ سے زائد افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جب کہ گذشتہ سالوں کی بیعتیں ملا کر تقریباً ساڑھے سولہ کروڑ نفوس جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ اس کی روئیداد بشکریہ روزنامہ الفضل مناسب تلخیص کے ساتھ ماہنامہ انصاراللہ میں شائع کی جارہی ہے۔ (ادارہ)

جلسہ سالانہ کی مناسبت سے حضور انور کی میزبانوں اور مہمانوں کو ہدایات: مہمان نوازی کی دینی تعلیم کی تشریح آپ نے آیت قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ بیت الفضل لندن سے براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۱۰ کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے: اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے ہی گھر تیار کر رکھے تھے اور ایمان کو دلوں میں جگہ دی تھی وہ ان سے محبت کرتے تھے جو ہجرت کر کے ان کی طرف آئے اور اپنے سینوں میں اس کی کچھ حاجت نہیں پاتے جو ان مہاجروں کو دیا گیا اور خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے باوجود اس کے کہ انہیں خود تنگی درپیش تھی۔ پس جو کوئی شخص بھی نفس کی خساست سے بچایا جائے تو یہی لوگ

کامیاب ہونے والے ہیں۔

حضرت شریحؓ کی روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کی عزت کرے۔ مہمان نوازی تین دن کی ہے بعد میں صدقہ ہے اور اس سے زیادہ تکلیف میں مہمان نہ ڈالے۔ آپؐ نے فرمایا جو مہمان نوازی نہیں کرتا اس کو خیر و برکت نہیں ملتی۔ جنت میں بالا خانے ہیں جوان خوش قسمت لوگوں کو ملیں گے جنہوں نے کھانا کھلایا۔ حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔

حضرت مسیح موعود ..... مہمان نوازی کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ میرا ہر دم یہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو۔ مہمان کا دل تو مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے۔ پہلے تو میں مہمانوں کے ساتھ ہی کھانا کھاتا تھا لیکن بیماری اور مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے الگ ہوا۔ لنگر خانہ کے منتظمین کو ہدایات دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مہمان بہت سے ہوتے ہیں سب کو واجب الاحترام جان کر ان کی تواضع اور خدمت کریں۔ موسمی لحاظ سے ان کا خیال رکھیں اگر سردی ہے تو کوئلہ وغیرہ کا انتظام کریں، کھانے کا انتظام عمدہ ہو۔ بیماروں کو پرہیزی کھانا ملے۔ ہر ایک کی احتیاج کو مدنظر رکھا جائے۔ مہمان کو کسی قسم کی شکایت نہ ہو۔ مہمان کا رنج اس کے لئے ابتلا کا موجب ہو سکتا ہے۔ مہمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مہمان کو بے تکلف ہونا چاہئے۔ جس چیز کی ضرورت ہے وہ بلا تکلف مانگ لے۔ ہماری جماعت کا اصول بے تکلفی ہے۔ جو سمجھتا ہے کہ مہمان نوازی بوجھ ہے وہ غلط خیال کرتا ہے ہمارا متکفل تو خدا ہے۔

(الفضل ۲۲ جولائی ۲۰۰۲ء)

جلسہ سالانہ کے پہلے روز افتتاحی اجلاس

اللہ تعالیٰ ہر حال میں اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۶ جولائی ۲۰۰۲ء کو خطبہ جمعہ سے قبل اسلام آباد (ٹلفورڈ) برطانیہ میں جلسہ گاہ کے قریب لوائے احمدیت لہرا کر جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۶ ویں جلسہ سالانہ کا آغاز فرمایا اور پھر خطبہ جمعہ کے ساتھ جلسہ کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں نشر کیا گیا۔ جلسہ گاہ میں اس خطبہ کا گیارہ زبانوں میں رواں ترجمہ پیش کیا گیا۔

حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی صفت النور پر جاری مضمون کو مزید آگے بڑھایا اور اس صفت کی تشریح آیت قرآنی، احادیث نبویہ، سابقہ مفسرین کے اقوال اور ارشادات حضرت مسیح موعود ..... کی روشنی میں فرمائی۔ خطبہ کے آغاز میں حضور انور نے سورۃ الصف کی آیت نمبر ۹ کی تلاوت فرمائی (ترجمہ) وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔

حضرت مسیح موعود ...... فرماتے ہیں کہ مخالفین ارادہ کریں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھادیں اور اس کے لئے کئی مکر کام میں لاویں گے لیکن خدا تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرے گا۔ ناعاقبت اندیشوں نے اس سلسلہ کی قدر نہیں کی لیکن اللہ تعالیٰ اپنے ارادوں کو پورا کرے گا اور اپنے سلسلہ کو ترقی دے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا نور ہیں اس لئے اس نور کو ہر وقت دل میں جگہ دیں اور اس کو یاد رکھیں۔

حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بار بار تسلی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو پانی مجھے پلایا ہے وہ میرے مخلصین کو بھی پلایا جائے گا اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے میری تائید کی ہے اس طرح میرے مخلص متبعین کی بھی اللہ تعالیٰ تائید فرمائے گا۔ خدائے قادر کے ارادے کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ خدا کا دین لازماً غالب ہو کر رہے گا اور دین کے ذریعہ سے ہی دنیا میں امن قائم ہوگا۔ دین کا حقیقی چہرہ دکھانے کے لئے میں آیا ہوں۔ یہ یاد رکھیں کہ صادق کبھی بزدل نہیں ہوتا۔

حضور انور نے اپنے خطبہ میں حضرت مسیح موعود کے متعدد الہامات بھی بیان فرمائے جن میں سے بعض کے الفاظ یوں تھے۔ ہم تیری تائید کرتے ہیں۔ لوگ خدا کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں لیکن ہم اس کو پورا کریں گے۔ خدا کی مدد آئے گی تو زمانہ رجوع کرے گا۔ تم نشان دیکھو گے۔ تجھے ملکِ عظیم دیا جائے گا اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی۔ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی نعمت اور نور کو پورا کرے گا۔ اللہ کی رحمت تجھ سے قریب ہے۔ میں ہر قوم سے گروہ کے گروہ بھیجوں گا اور تجھے روشن کروں گا۔

حضور انور نے اپنے خطبہ کا اختتام حضرت مسیح موعود کے ان دعائیہ الفاظ پر کیا کہ اے قادر خدا لوگوں کو اپنی توحید کی طرف کھینچ لا اور مشرق و مغرب میں اپنی ہوا چلا۔ اور مبارک ہے وہ گھڑی جس میں تیرے انوار ظاہر ہوں۔

(روزنامہ الفضل ۲۹ جولائی ۲۰۰۲ء)

دوسرے روز ۲۷ جولائی کو حضور انور کا مستورات سے خطاب

جس گھر میں ہمیشہ دعائیں ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ اس گھر کو کبھی برباد نہیں کرتا۔ (حضورِ انور)

۳۶ ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ مستورات میں تشریف لے گئے اور تلاوت و نظم کے بعد آپ نے خواتین کے حقوق و فرائض سے متعلق پُرحکمت نصائح قرآنی تعلیمات، احادیث مبارکہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود ...... کی روشنی میں فرمائیں۔

آپ نے فرمایا کہ ان پاکیزہ نصائح پر عمل کر کے میاں بیوی خوشگوار زندگی گزار سکتے ہیں ہمارے گھر جنت بن جائیں گے۔ اپنے خطاب کے آغاز میں سورۃ الروم کی آیت نمبر ۲۲ کی تلاوت فرمائی (ترجمہ): ۔ اور اس کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے ہیں تا کہ تم ان کی طرف مائل ہو کر تسکین

حاصل کرو اور تمہارے درمیان پیار اور رحم کا رشتہ پیدا کیا ہے۔ اس میں فکر کرنے والی قوم کے لئے بڑے نشان ہیں۔

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم: حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ کامل مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور مومنوں میں بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں سے مثالی حسن سلوک کرتے ہیں۔ حضرت ابوھریرہؓ کی دوسری روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مومنوں کو مومنہ عورت سے بغض اور نفرت نہیں کرنی چاہیئے۔

نیک اور خوش اخلاق بیویاں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں میں سے اچھی وہ ہے جو اپنے خاوند کو خوش کرتی ہے اور اس کا کہنا مانتی ہے۔ اور ایسی باتوں پر عمل نہیں کرتی جس سے اس کے خاوند کو کراہت آتی ہو۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس عورت نے پانچ وقت نماز پڑھی، رمضان کے روزے رکھے، برے کاموں سے بچائے رکھا اور اپنے خاوند کا خیال رکھا اور اس کا کہا مانا تو اس عورت کو اختیار ہوگا کہ وہ جنت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہو۔

میاں بیوی کے حقوق اور فرائض: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند کا فرض ہے کہ وہ عورت کو کھلائے، پہنائے، اس کی ضرورت اور حاجات کا خیال رکھے۔ اس کے چہرے پر نہ مارے اور اس کے ساتھ حسن معاشرت کرے۔ بیوی کا فرض ہے کہ وہ خاوند کے مال کی حفاظت کرے اور اس کے پردہ غیب کی امین رہے۔ خاوند کی اجازت کے بغیر اس کا مال خرچ نہ کرے۔ خاوند کا خیال رکھے اور اس کا کہا مانے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر مردوں کو نصیحت کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا کہ عورتیں تمہارے پاس قیدی کی طرح ہوتی ہیں تمہارا فرض ہے کہ ان کا خیال رکھو ان کی ضروریات پوری کرو اور ان سے حسن معاشرت کرو۔

میاں بیوی کو حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ نصائح: حضرت مسیح موعود ...... فرماتے ہیں کہ عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے...... مرد کے حقوق عورتیں ادا کریں اور مردوں کو کہا گیا ہے کہ وہ عورتوں کی خبر گیری کریں اور ان کے نان ونفقہ کی ذمہ داری ادا کریں۔ کھانا پینا اور کپڑا مرد کی ذمہ داری ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے ساتھ تبسم فرماتے اور اعلیٰ حسن سلوک فرماتے ان کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتے۔ برتن اٹھاتے، چولہے میں لکڑیاں ڈال دیتے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ کی اولاً گواہ عورتیں ہوتی ہیں۔ انسان کی بیوی ضعیف اور مسکین ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ انسان اس کے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہے۔ مردوں کو خونخوار نہیں بننا چاہیئے۔ وہ شخص نامرد اور بزدل ہے جو عورت کے مقابل کھڑا ہوتا ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے احسان نہیں

کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

گھروں کا امن دعاؤں سے وابستہ ہے: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اولاد اور بیوی کے لئے دعا کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس گھر کو برباد نہیں کرتا۔

حضور انور نے اپنے خطاب کے آخر میں نصیحت فرمائی کہ ان نصائح پر پورے دل کے ساتھ عمل کریں تا کہ احمدیہ معاشرہ اللہ کی نظر میں سب سے پسندیدہ قرار پا جائے اور راضیۃ مرضیہ والا معاشرہ ہو اور ایسا مثالی معاشرہ ہو جس سے خدا راضی ہو جائے۔ دعا کے ساتھ یہ خطاب اختتام پذیر ہوا۔ (روزنامہ الفضل ۳ راگست ۲۰۰۲ء)

جلسہ سالانہ کے آخری روز دسویں عالمی بیعت

بیعت کے بعد دنیا بھر کے احمدیوں نے خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر ادا کیا۔

۳۶ ویں جلسہ سالانہ کے آخری دن ۲۸ جولائی کو پاکستانی وقت کے مطابق شام ۶ بجے اکناف عالم کے کل احمدی اپنے محبوب امام کی اقتدا میں ایک بار پھر بیعت کے لئے جمع ہوئے۔ جلسہ سالانہ میں موجود انیس ہزار سے زائد احمدیوں نے خلیفہ وقت کے ہاتھ پر جب کہ دنیا میں موجود کروڑوں احمدیوں نے ایم ٹی اے پر اس پُر کیف نظارہ کے ذریعہ تجدید بیعت کی۔ امسال دو کروڑ چھ لاکھ ۵۴ ہزار نئے احمدی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دسویں عالمی بیعت کے لئے جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ پنڈال میں حضور کے اردگرد مختلف علاقوں کے نمائندوں نے آپ کے دست مبارک پر......اور باقی لوگوں نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر روحانی و جسمانی تعلق بنایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیعت کے الفاظ انگریزی زبان میں دہرائے۔ عالمی بیعت کے اس روح پرور منظر کے بعد کل اکناف عالم کے کروڑوں احمدیوں نے اپنے محبوب امام کی اقتدا میں سجدہ شکر ادا کیا اور اپنے مولیٰ کریم کے ان عظیم احسانوں کے لئے اظہار تشکر کیا جو اللہ تعالیٰ ہر سال کروڑوں سعید روحوں کو سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل کر کے فرما رہا ہے۔ سجدہ شکر کے ساتھ ہی دسویں عالمی بیعت کا یہ پُر کیف اور وجد آفریں نظارہ اختتام پذیر ہوا۔

پہلی عالمی بیعت جو ۱۹۹۳ء میں ہوئی اس میں دو لاکھ سے زائد نیک روحیں جماعت میں شامل ہوئیں۔ اور اب دو کروڑ سے زائد شامل ہوئے یوں گزشتہ دس سالوں میں فوج در فوج شامل ہونے والے احمدیوں کی تعداد ۱۷ کروڑ ہو چکی ہے الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ (روزنامہ الفضل ۳۰ جولائی ۲۰۰۲ء)

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز ۲۸ جولائی کا اختتامی اجلاس

رفقاء کی روایات میں حضرت مسیح موعود کی سیرت کا دلکش تذکرہ

مورخہ ۲۸ جولائی ۲۰۰۲ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین جلسہ کو اپنے اختتامی خطاب سے نوازا۔ تلاوت و نظم کے بعد گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی رجسٹر روایات رفقاء میں سے حضرت مسیح موعود کی سیرت کے چند ایمان افروز واقعات بیان فرمائے ان بیان فرمودہ روایات کا خلاصہ درج کیا جا رہا ہے:۔

میں نے تو اللہ کے حکم پر چلنا ہے: حضرت مولانا نور الدین صاحب روایت بیان کرتے ہیں جب حضرت اقدس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو آپ سے ذکر کیا گیا کہ علماء تو آپ کے اس دعویٰ کو تسلیم نہیں کریں گے۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ میں نے تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنا ہے لوگ مانیں یا نہ مانیں۔

لوگوں کی توبہ ہی غنیمت ہے: حضرت سید محمود عالم صاحب آف بہار حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے حوالے سے بعض روایات بیان کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود سے ذکر کیا گیا کہ آپ لوگوں سے بہت مختصر الفاظ میں بیعت لیتے ہیں۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں تو ان لوگوں کی اپنے ہاتھ پر توبہ کرنا ہی غنیمت سمجھتا ہوں۔

راجہ صاحب خود خط لکھیں: حضرت سید محمود عالم صاحب بیان کرتے ہیں حضرت مولوی نور الدین صاحب نے راجہ صاحب نابھہ کے وزیر کی جانب سے خط پیش کیا کہ حضور ان کی زبان میں بھی کچھ خطاب فرمائیں۔ حضور اقدس نے دریافت فرمایا کہ یہ خط خود راجہ صاحب نے لکھا ہے یا ان کے وزیر نے تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ خط وزیر کی طرف سے آیا ہے۔ حضور اقدس نے فرمایا کہ انہیں جواب لکھ دیں کہ اگر راجہ صاحب کو ضرورت ہے تو وہ خود لکھیں پھر ممکن ہے اس پر توجہ کی جائے گی۔

صبر و تحمل کا ایک واقعہ: حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری جنہوں نے ۱۹۰۵ء میں بیعت کی وہ ہندوؤں کی بدزبانی پر حضرت مسیح موعود کے صبر کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر نماز کے وقت تعداد زیادہ ہو جانے کے باعث بیت اقصیٰ میں جگہ کم ہوگئی اور بعض لوگ قریبی ہندو کے مکان پر کھڑے ہو گئے۔ (یہ مکان بعد میں بیت اقصیٰ میں شامل کر دیا گیا تھا) اس پر اس بوڑھے ہندو نے شدید گالیاں شروع کر دیں کہ تم لوگ یہاں شوربا کھانے آ جاتے ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے لوگوں سے فرمایا کہ بیت اقصیٰ کے اندر آ جائیں۔ پھر آپ نے تقریر میں فرمایا کہ قادیان کے لوگوں نے اس قدر نشان دیکھے ہیں کہ دوسرا کوئی عذاب الٰہی سے بچ جائے مگر یہ نہیں بچ سکتے۔

شدید معاندین کے ساتھ مثالی حُسنِ سلوک: حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے اخلاق حسنہ کا یہ حال تھا کہ قادیان کے وہ لوگ جو آپ کی دشمنی اور تکلیف دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے تھے جب وہ بھی آپ کے آستانہ پر آکر دستک دیتے تو آپ فوراً ننگے سر ہی تشریف لاتے انہیں دیکھتے ہی نہایت تلطف اور مہربانی سے ان کے سلام کا جواب دیتے ان کے اہل وعیال کا حال پوچھتے اور پوچھتے کہ کیسے آئے ہیں وہ اپنی ضرورت بیان کرتے۔ آپ ان کی ضرورت سے زیادہ لاکر دیتے اور فرماتے کہ اگر اور ضرورت ہو تو آکر لے جاویں۔

دعا میں دل نہ لگنے کا علاج: حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری بیان کرتے ہیں، عرض کیا کہ حضور بعض دفعہ دعا کرنے کو بھی دل نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سچ ہے کہ دعا دل سے نکلے تو فائدہ ہوتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس کا علاج بھی دعا ہے۔ جب دعا کرتے جاؤ گے تو فائدہ ہوگا جس طرح ایک نشئی جب تک نشہ نہیں ہوتا نشہ کرتا جاتا ہے۔ یہی حالت دعا کی ہے۔

دعائیہ کلمات پر اختتام: روایات بیان کرنے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے شہدا اور اسیران راہ مولیٰ کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور اپنے خطاب کو حضرت مسیح موعود کے ان دعائیہ کلمات کے ساتھ ختم فرمایا کہ خدا تعالیٰ بہت سی روحوں کو ان نشانوں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور لوگ بغض کو چھوڑ دیں......... دنیا باطل معبودوں کی پرستش کو چھوڑ دے زمین خدا کے موحد بندوں سے بھر جائے جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

اجتماعی دعا اور روح پرور نظارے: حضور انور نے تمام حاضرین جلسہ سالانہ کو السلام علیکم کہا اور پھر اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے شرکاء جلسہ سے فرمایا کہ اب آپ لوگ نعروں کا شوق پورا کرلیں۔ جس پر پورا جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اُٹھا......... حضور نے روانگی سے قبل جلسہ کی حاضری سے مطلع فرمایا کہ امسال خدا کے فضل سے انیس ہزار چار سو احباب نے شرکت کی۔ بیرون ممالک میں جرمنی، پاکستان اور امریکہ سرفہرست رہے۔ حضور انور جب مردانہ جلسہ گاہ سے روانہ ہوئے تو فضا ایک بار پھر نعرہ ہائے تکبیر اور لا الہ الا اللہ کی مقدس صداؤں سے گونج اٹھی۔ افریقی احمدیوں نے مخصوص انداز میں لا الہ الا اللہ کا ورد کیا۔ حضور انور پھر زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے مختلف زبانوں میں خوبصورت دینی ترانے پیش کئے۔ ان روح پرور اور وجد آفرین نظاروں کے ساتھ جلسہ سالانہ برطانیہ اختتام پذیر ہوا۔

(روزنامہ الفضل ۸؍ اگست ۲۰۰۲ء)

عالمی بیعت کی تاریخ ساز تقاریب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمی بیعت کا سلسلہ ۱۹۹۳ء میں شروع فرمایا۔ موجودہ تقریب کو ملا کر گزشتہ ۱۰ سالوں میں ۱۶ کروڑ ۴۸ لاکھ ۷۵ ہزار ۶۰۵ نئے افراد جماعت احمدیہ میں شمولیت کر چکے ہیں۔

سال	بیعت	سال	بیعت
۱۹۹۳ء	۲۰۴۳۰۸	۱۹۹۴ء	۴۲۱۷۵۳
۱۹۹۵ء	۸۴۷۷۲۵	۱۹۹۶ء	۱۶۰۲۷۲۱
۱۹۹۷ء	۳۰۰۴۵۸۵	۱۹۹۸ء	۵۰۰۴۵۹۱
۱۹۹۹ء	۱۰۸۲۰۲۲۶	۲۰۰۰ء	۴۱۳۰۸۹۷۵
۲۰۰۱ء	۸۱۰۰۶۷۲۱	۲۰۰۲ء	۲۰۶۵۴۰۰۰

میزان	۱۶۴۸۷۵۶۰۵

(مطبوعہ روزنامہ الفضل ۳۰ جولائی ۲۰۰۲ء)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے چند اشعار

(نوٹ یہ اشعار حضرت اقدس کی مطبوعات میں شائع نہیں ہوئے)

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا
ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا مرے دل! ابھی کچھ پاؤ گے
تم بھی کہتے تھے کہ اُلفت میں مزا ہوتا ہے

(بحوالہ سیرۃ المہدی صفحہ ۲۳۲)

حضور انور بیعت لیتے ہوئے —— عالمی بیعت ۲۰۰۲ء کا منظر



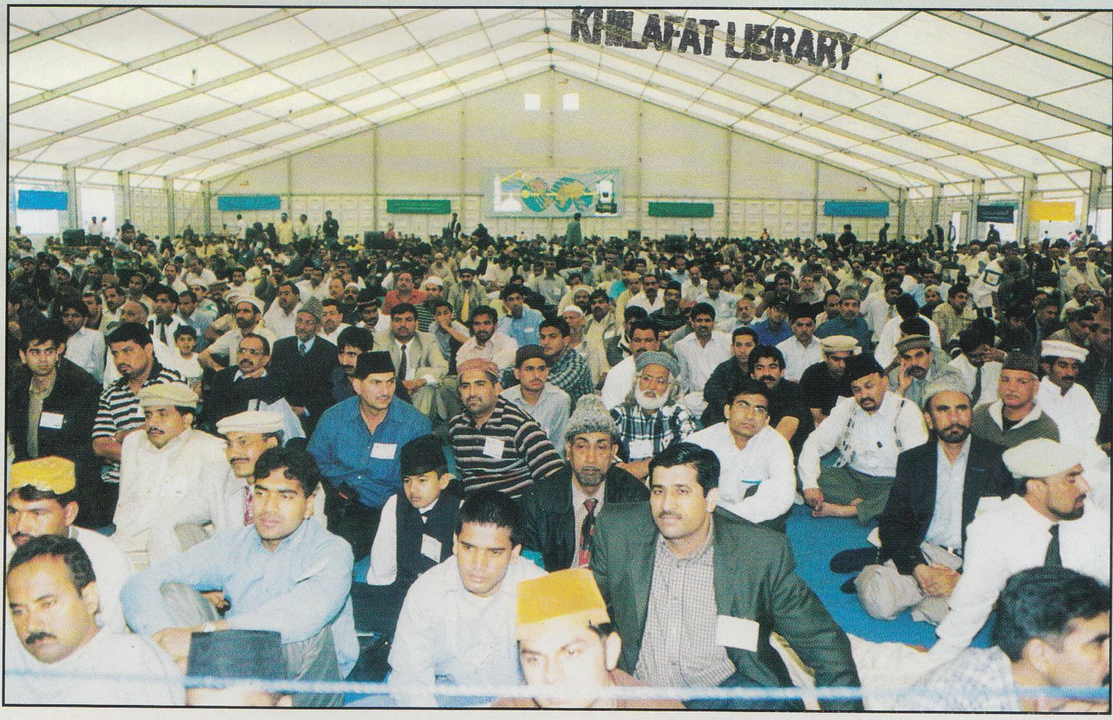


جلسہ سالانہ ۲۰۰۲ء کے موقع پر مختلف ممالک کے احمدی معززین اپنے روایتی قومی لباس میں

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۲ء کے چند مناظر



حضور انور کا خطاب



جلسہ گاہ میں سامعین کرام

○

اے پیارے تجھ کو دیکھ کے ہی میں آنکھیں نور سے بھرتا ہوں
میں دید پہ تیری جیتا ہوں ، اور تیری دید پہ مرتا ہوں

تری پیاری پیاری باتوں سے ، ترے میٹھے میٹھے بولوں سے
کچھ پیاس بُجھاتا ہوں مَن کی ، کچھ پیاس میں بڑھتا جاتا ہوں

مرے خوابوں اور تعبیروں میں ، مری یاد کی سب تصویروں میں
اک نام ترا ہی آتا ہے ، اُس نام کی مالا جپتا ہوں۔

مرے شعروں پہ ، مرے گیتوں پہ ، ترے حسن کی چھاپ جو آتی ہے
اک نشہ لفظ میں آتا ہے ، اور موجِ سخن میں رہتا ہوں

اے کاش ستارے چُن سکتا ، میں تیرے پیار کے گیتوں میں
دل تشنہ تشنہ رہتا ہے ، اُن لفظوں پہ جو کہتا ہوں

یہ ہجر کی آتش چیز ہے کیا ، اک ہجر زدہ ہی جانے ہے
میں اتنا کندن بنتا ہوں ، اِس آگ میں جتنا جلتا ہوں

ہے ایک ہی خواہش اب میری ، تو جلدی لَوٹ کے آجائے
ترے آنے کے دن گِنتا ہوں ، تری راہ میں بیٹھا رہتا ہوں

ضیاءاللہ مبشر

سیرت طیبہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخلوق خدا سے ہمدردی اور شفقت

از: ایڈیٹر

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ خلق است   ہمیں کارم، ہمیں بارم، ہمیں رسمم، ہمیں راہم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آنے کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرا مقصود و مطلوب اور میری خواہش خلق اللہ کی خدمت ہے۔ یہی میرا کام ہے، یہی مجھ پر فرض ہے، یہی ہماری رسم ہے اور یہی وہ راہ ہے جسے میں نے اختیار کیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم: مخلوق خدا سے ہمدردی کے بارہ میں حضرت اقدس کی تعلیمات کا ماخذ و محور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسی سراپا رحمت وجود کی سیرت اس عاشق صادق، فنافی الرسولؐ میں نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ اور یہی تعلیم حضرت اقدسؑ نے کل بنی نوع انسان سے ہمدردی کے بارہ میں بیان فرمائی۔فرمایا:

''ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اُٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے...... میں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں۔ ہاں جہاں تک ممکن ہے ان کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں۔ اور اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں اور بایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے۔'' (سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۸)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اپنی آمد کا مقصد بار بار مخلوق خدا سے ہمدردی بیان فرمایا اور اپنی جماعت کو یہ تعلیم دی۔

''...... میں نصیحت کرتا ہوں کہ شرّ سے پرہیز کرو اور نوعِ انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ...... کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں......'' (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۹)

نیز فرمایا:

''بنی نوع انسان سے ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر

سینہ صاف نہیں ہوتا۔ ادعونی استجب لکم میں اللہ تعالیٰ نے قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا۔ بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا۔ یہ بھی سنت نبویؐ ہے۔'' (ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ ۹۶-۹۷)

اپنی کتاب کشتی نوح میں فرمایا:

''......اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو مخلوق خدا کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔'' (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۱)

''میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔

اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۸۲ جدید ایڈیشن)

''میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔'' (اربعین نمبر ا روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۴)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی حیات طیبہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے آقا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار خلق عظیم کے مظہر تھے۔ مذکورہ بالا اقتباسات سے واضح ہے کہ (۱) آپ کی غرض مخلوق خدا سے شفقت اور ہمدردی تھی (۲) آپ میں بلا امتیاز مذہب و ملت یا طبقات کے یہ ہمدردی بدرجہ اتم موجود تھی۔ (۳) دعوت الی اللہ کا راز بھی اسی ہمدردی اور محبت میں مضمر ہے (۴) اللہ تعالیٰ کے قرب اور مقبول بارگاہ ایزدی ہونے کا سرّ بھی اسی جذبہ ہمدردی میں پنہاں ہے۔ حضرت اقدس کی سیرت طیبہ اسی جذبہ اور جوش ہمدردی سے تعلق رکھتی ہیں جسے ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے۔

○ **حضرت مسیح موعودؑ کی ہمدردی دعا کے رنگ میں:** حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب حضرت اقدسؑ کی ہمدردی کا دعا کے رنگ میں ذکر کرتے ہوئے آپ کے طرز عمل کا ذکر یوں کرتے ہیں:

''جو خط آتا ہے۔ میں اسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کرلوں کہ شاید موقع نہ ملے یا یاد نہ رہے'' اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس طرز عمل پر غور کرو کہ حضور کی خدمت میں سینکڑوں خطوط آتے تھے اور آپ جیسا کہ فرماتے ہیں کسی خط کو ہاتھ سے نہیں دیتے تھے۔ جب تک کہ اس کے متعلق دعا نہ کریں۔ غور کرو کہ کس قدر موتیں یہ وجود ہر روز اوپر وارد کرتا ہو۔ اپنی کسی ذاتی فائدہ کے لئے نہیں کسی دنیوی متاع اور مقصد کے واسطے نہیں محض دوسروں کی بھلائی اور فلاح کے لئے۔ یہ فطرت اور یہ سیرت کیا کسی ایسے شخص کو مل سکتی ہے جو خدا کا مرسل نہ ہو۔

ہم جانتے ہیں اور خود ہمارے اعمال اس امر کی شہادت ہیں کہ بسا اوقات ہم دوسروں کے خطوط کے جواب تک بھی نہیں دیتے۔ مگر یہ کیسا دل اور کیسی روح ہے کہ دوسروں کی ہمدردی میں اس قدر سوز اور قلق اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ دعاؤں کے متعلق حضور نے بارہا فرمایا کہ

''منگے سو مر رہے''

یعنی حالت دعا کو پیدا کرنے کے لئے موت کو اپنے اوپر وارد کرنا ہوتا ہے۔''

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ (حصہ سوم) صفحہ ۴۱۷)

○ حضرت اقدسؑ کی پُرسوز دعائیں: حضرت عرفانی صاحب فرماتے ہیں:

''حضرت مخدوم الملت مولانا مولوی عبدالکریم...... نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ بیت الدعاء کے اوپر میرا حجرہ تھا اور میں اسے بطرز بیت الدعا استعمال کیا کرتا تھا۔ اس میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حالت دعا میں گریہ وزاری کو سنتا تھا۔ آپ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا اور آپ اس طرح پر آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کرتے تھے۔ جیسے کوئی عورت دردِزہ سے بیقرار ہو۔ وہ فرماتے تھے کہ میں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق الٰہی کے لئے طاعون کے عذاب سے نجات کے لئے دعا کرتے تھے۔ کہ الٰہی اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو جائیں گے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا یہ خلاصہ اور مفہوم حضرت مخدوم الملت کی روایت کا ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ باوجودیکہ طاعون عذاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب اور انکاری کے باعث آیا۔ مگر آپ مخلوق کی ہدایت اور ہمدردی کے لئے اس قدر حریص تھے۔ کہ اس عذاب کے اٹھائے جانے کے لئے باوجودیکہ دشمنوں اور مخالفوں کی ایک جماعت موجود تھی رات کی سنسان اور تاریک گہرائیوں میں رو رو کر دعائیں کرتے تھے۔ ایسے وقت جبکہ مخلوق اپنے آرام میں سوتی تھی۔ یہ جاگتے تھے۔ اور روتے تھے۔ القصہ آپ کی یہ ہمدردی اور شفقت علیٰ خلق اللہ اپنے رنگ میں بے نظیر تھی۔'' (ایضاً صفحہ ۴۲۸-۴۲۹)

○ میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے: ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک جو امرتسر کے میڈیکل مشن کے مشنری تھے اور

مباحثہ آتھم میں عیسائیوں کی جانب سے پریذیڈنٹ تھے ایک دن خود بھی مناظر رہے۔ انہوں نے ۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعود کے خلاف ایک مقدمہ اقدام قتل کا دائر کیا۔ یہ مقدمہ کچھ عرصہ تک چلتا رہا اور بالآخر محض جھوٹا اور بناوٹی پایا گیا اور حضرت اقدس عزت کے ساتھ اس مقدمہ میں بری ہوئے۔ حضرت اقدسؑ کی دشمن کے ساتھ شفقت کے سلوک پر حضرت عرفانی صاحب فرماتے ہیں کہ:

''میں جو اس مقدمہ کو شائع کرنے والا ہوں اور ایک عینی شاہد ہوں اس وقت عدالت میں موجود تھا۔ جب کپتان ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے حضرت اقدسؑ کو مخاطب کر کے کہا کہ:

'کیا آپ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر کلارک پر مقدمہ چلائیں اگر آپ چاہتے ہیں تو آپ کو حق ہے۔'

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

'میں کوئی مقدمہ کرنا نہیں چاہتا۔ میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے'

اس موقع پر اگر کوئی دوسرا آدمی ہوتا۔ جس پر قتل کے اقدام کا مقدمہ ہو۔ وہ اپنے دشمن سے ہر ممکن انتقام لینے کی کوشش کرتا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دشمنوں کو معاف کرو کی تعلیم پر صحیح عمل کر کے دکھایا۔''

(سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ ۸۴)

○ **ایک بڑھیا سے ہمدردی:** حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ۷۰ یا ۷۵ برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا اس پر اسے سخت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۸۲-۸۳)

○ **غریب نوازی کا واقعہ:** ۱۰ر مارچ ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدسؑ صبح کی سیر پر تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر آپ کی غریب نوازی کا ایک واقعہ پیش آیا۔

''سیر سے واپسی پر ایک کسان منگو نام سکنہ بھینی نے سامنے سے آکر سلام مسنون اور مصافحہ کرنے کے بعد عرض کی کہ حضور تھوڑی دیر ٹھہر جاویں میں کچھ گنے نذر کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا: 'کچھ ضرورت نہیں تمہیں ثواب ہو گیا اب تکلیف مت کرو' مگر اس نے نہ مانا اور اصرار کیا حضرت اقدس نے فرمایا: اچھا میاں شادی خاں کو دے دو۔ وہ ہمارے واسطے لے آوے گا مگر اس شخص نے نہایت ہی الحاح سے عرض کی کہ نہیں حضور ٹھہر ہی جاویں اور حضور کے سارے ساتھی

گنوں کی دعوت قبول کریں۔ یہ کہہ کر لپٹ گیا اور حضور کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کھیت میں لے گیا۔ حضرت اقدس مسکرائے اور اس کے کھیت میں چند منٹ تک ٹہلتے رہے۔ اتنے میں اس نے گنے لا ڈھیر کئے۔ چنانچہ حضرت اقدس کے تمام ساتھیوں نے لے لئے۔ چلنے سے پہلے حضرت اقدس نے نہایت لطف اور مہربانی سے اس شخص کو بلا کر اس کا نام وغیرہ دریافت کیا اور اس کے صدق اور خلوص محبت سے مسکرا کر رخصت ہوئے ......''
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۷۲-۲۷۳)

○ میاں نظام دین کی دلجوئی:

''حضرت منشی ظفر احمد صاحب...... کپورتھلوی روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغرب کی نماز کے بعد (بیت) مبارک قادیان کی اوپر کی چھت پر مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے انتظار میں تشریف فرما تھے اس وقت ایک احمدی دوست میاں نظام دین صاحب...... ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی پھٹے پرانے تھے حضورؑ سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے اتنے میں چند معزز مہمان آ کر حضورؑ کے قریب بیٹھتے گئے اور ان کی وجہ سے میاں نظام دین صاحب...... کو ہر دفعہ پیچھے ہٹنا پڑا۔ حتیٰ کہ وہ ہٹتے ہٹتے جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے اتنے میں کھانا آیا تو حضور نے جو یہ سارا نظارہ دیکھ رہے تھے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھالیں اور میاں نظام دین صاحب...... سے مخاطب ہو کر فرمایا آؤ میاں نظام دین ہم اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ یہ فرما کر حضورؑ (البیت) کے ساتھ والی کوٹھڑی میں تشریف لے گئے اور حضورؑ اور میاں نظام دین نے کوٹھڑی کے اندر اکٹھے بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا۔ اس وقت میاں نظام دین خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ اور جو لوگ میاں نظام دین کو عملاً پرے دھکیل کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قریب بیٹھ گئے وہ شرم سے کٹے جاتے تھے۔''
(بحوالہ سیرت المہدی وشمائل حضرت مسیح موعودؑ)

○ لالہ شرمپت صاحب کے لئے دعا اور ہمدردانہ سلوک:

''شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی...... روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ لالہ شرمپت صاحب (یہ صاحب آریہ قوم سے تھے اور آریہ قوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سخت دشمن تھی) بہت بیمار ہو گئے اور ان کے پیٹ پر ایک خطرناک قسم کا پھوڑا نکل آیا۔ وہ سخت گھبرا گئے اور اپنی زندگی سے مایوس ہونے لگے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کی بیماری کا علم ہوا تو حضور خود ان کی عیادت کے لئے ان کے تنگ و تاریک مکان میں تشریف لے گئے اور انہیں تسلی دی اور ہر روز لالہ صاحب کی عیادت کے لئے ان کے مکان پر تشریف لے جاتے رہے۔ ان ایام میں لالہ شرمپت صاحب کی گھبراہٹ کی یہ حالت تھی کہ اسلام کا دشمن ہونے کے باوجود جب بھی حضور ان کے پاس جاتے تھے تو وہ حضور سے عرض کیا کرتے تھے کہ حضرت جی میرے لئے دعا کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ ان کو تسلی دیتے تھے اور دعا بھی فرماتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عیادت اس وقت تک جاری رہی کہ لالہ صاحب بالکل صحت یاب ہو گئے۔''
(شمائل حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ عرفانی صاحب)

○ **سخت معاند کے لئے ہمدردی:** پنڈت لیکھرام آریہ قوم کا لیڈر اور معاند اسلام تھا جب اس کی بدزبانی حد سے بڑھ گئی اور باوجود بار بار کے انتباہ کے اس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور گندہ دہنی نہ چھوڑی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مباہلہ کا چیلنج دیا اور پیشگوئی فرمائی کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی سے ہلاک ہوگا۔ چنانچہ جب یہ پیشگوئی اپنی پوری شان کے ساتھ پُوری ہوگئی تو جہاں حضور کو صداقت کے ایک نشان کے پورا ہونے کی طبعاً خوشی تھی۔ پنڈت لیکھرام کی موت پر افسوس بھی ہوا۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

''ہمارے دل کی اس وقت عجیب حالت ہے درد بھی ہے اور خوشی بھی۔ درد اس لئے کہ اگر لیکھرام رجوع کرتا زیادہ نہیں تو اتنا ہی کرتا کہ وہ بدزبانیوں سے باز آجاتا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس کے لئے دعا کرتا اور میں اُمید رکھتا تھا کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا تب بھی زندہ ہو جاتا۔'' (سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۸)

○ **حضرت اقدس کے مصاحبین کا صبر:** ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء کو چند آریہ لوگ حضرت اقدس کے پاس آئے۔ ایک آریہ کے گستاخانہ اعتراض پر ''کہ جاہل تو دو ہی قومیں ہیں'' اس پر حضرت اقدس نے فرمایا:

''دیکھئے ایک سمجھنے والے کے لئے جاہل سے زیادہ کیا گالی ہوسکتی ہے۔ کسی شخص کو اس کے منہ پر جاہل کہنا بہت سخت گالی ہے مگر سوچو تو ان حاضرین میں سے کوئی ایک بھی بولا ہے؟ کیا اب بھی تمہیں اس مجلس کی نرمی اور تہذیب پر کچھ شک ہے؟ بہت ہیں جو ہمارے منہ پر گالیاں دے جاتے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک کبھی مجال نہیں ہوتی کہ دم مار کر اس کو کچھ کہہ جاوے۔

ہم ان کو دن رات صبر کی تعلیم دیتے ہیں۔ ہاں ہم عوام الناس لوگوں کے ذمہ دار نہیں۔ ہم تب مانیں اگر آریہ لوگوں کے مجمع میں اس طرح کہہ دیں کہ تم جاہل ہو اور وہ صبر کر رہیں اور ایک بجائے ہزار نہ سنائیں تو۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۱۶-۱۱۷)

حضرت اقدس کی مخلوق خدا سے ہمدردی اور شفقت کی یہ چند مثالیں بیان کی گئی ہیں جب کہ حضور کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس محبت اور ہمدردی سے معمور تھا اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے حضرت اقدس نے فرمایا:

''آخر کار میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم دشمن کے مقابلہ پر صبر اختیار کرو۔ تم گالیاں سن کر چپ رہو۔ گالی سے کیا نقصان ہوتا ہے۔ گالی دینے والے کے اخلاق کا پتہ لگتا ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر تم کو کوئی زدوکوب بھی کرے تب بھی صبر سے کام لو۔ یہ یاد رکھو کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے دل سخت نہ ہوتے تو وہ کیوں ایسا کرتے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ ہماری جماعت امن جُو ہے......'' (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۰)

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

ایک ذی وقار و کامگار شخصیت

از: مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ایسے ہوتے ہیں جن کو دین کی برکت اور روحانی دولت کے ساتھ ساتھ دنیاوی وجاہت وتمکنت اور عزت ورفعت بھی خوب عطا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) بھی اسی خوش نصیب زُمرے میں شامل تھے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے خوش بخت پوتے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذی شان اہل علم وعمل وجود حضرت مرزا بشیر احمدؓ ایم اے کے فرزند ارجمند تھے۔ شروع میں ہی آپ کی تعلیم وتربیت نہائت ہی پاکیزہ اور پروقار ماحول میں ہوئی اور دنیاوی لحاظ سے بھی آپ علم ودانش کی منازل کامیابی سے طے کرتے گئے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے اعلیٰ تعلیم برطانیہ کی شہرۂ آفاق آکسفورڈ (Oxford) یونیورسٹی سے حاصل کی۔ آپ نے قبل از تقسیم ہند انڈین سول سروس (آج کل کے لحاظ سے CSS) کا امتحان پاس کرلیا اور پاکستان کے قیام کے کچھ عرصہ بعد آپ ترقی کی منزلیں طے کرتے ہوئے پنجاب کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری مقرر ہوئے۔

حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر تعیناتی: سابق صدر جنرل محمد ایوب خان کے دور میں ساٹھ کی دہائی کے ابتدائی سالوں میں آپ مرکزی سیکرٹری وزارتِ خزانہ مقرر ہوئے۔ اس زمانہ میں ایک روپے کے نوٹ پر آپ کے دستخط ثبت ہوتے تھے۔ آپ نہایت ہی قابل ماہر اقتصادیات ثابت ہوئے اور کچھ عرصہ بعد آپ کو منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین کے اہم عہدے پر فائز کیا گیا۔ چیئرمین خود جنرل محمد ایوب خان تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی اور ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے آپ سابق صدر جنرل محمد یحییٰ خان کے دور میں صدر پاکستان کے اقتصادی مشیر مقرر ہوئے۔

۱۹۷۰ء کے الیکشن کے موقع پر قواعد کے مطابق جب صدر نے کابینہ توڑ دی تو آپ بدستور اقتصادی مشیر اعلیٰ کے عہدے پر قائم رہے اور چونکہ یہ عہدہ مرکزی وزیر کے برابر تھا اس حیثیت میں کئی مواقع پر صدر پاکستان اور حکومت پاکستان کے نمائندہ کے طور پر آپ نے اہم غیر ملکی شخصیات کی آمد پر استقبال کرنے کا فریضہ انجام دیا۔ آپ نے اہم وفود کے قائد کے طور پر بے شمار غیر ملکی سربراہان اور اعلیٰ عہدیداروں سے کامیاب ملاقاتیں اور مذاکرات کئے۔ اس طرح آپ کو ساری دنیا میں خاص شہرت وتکریم ملی۔

۱۹۷۲ء میں آپ ورلڈ بینک میں ڈائریکٹر مقرر ہوئے اور بیرونِ ملک چلے گئے۔ وہاں سے ریٹائرمنٹ کے

بعد آپ نے امریکہ میں ہی سکونت اختیار کر لی تھی۔ اور پھر ایک لمبا عرصہ امیر جماعتہائے احمدیہ یو۔ایس۔اے کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ بوجہ عارضہ قلب کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد آپ ۲۳ جولائی ۲۰۰۲ء کو ۸۹ سال کی عمر میں اپنے مالکِ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کی خدمات کا تذکرہ تو انشاء اللہ ہوتا رہے گا سر دست آپ کے انتقال پُر ملال کے موقع پر مختلف ملکی اخبارات میں جو خبریں اور مضامین شائع ہوئے ان کے اقتباسات ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں:

(۱) روزنامہ ''خبریں'' ۲۵ جولائی ۲۰۰۲ء

''ماہر اقتصادیات ایم۔ایم۔احمد (مرزا مظفر احمد) پاکستانی وقت کے مطابق منگل کی صبح ساڑھے نو بجے امریکہ میں انتقال کر گئے۔ اُن کی عمر ۸۹ برس سے زیادہ تھی۔ انہوں نے آکسفورڈ سے تعلیم حاصل کی۔ وہ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ۔ مغربی پاکستان کے سیکرٹری خزانہ اور ایڈیشنل سیکرٹری بھی رہے۔ وہ ایوب دور میں ڈپٹی چیئر مین منصوبہ بندی کمیشن اور یحییٰ خان کے دور میں اکنامک ایڈوائزر رہے۔ بھٹو دور میں وہ عالمی بینک میں چلے گئے جہاں وہ سینئر وائس پریذیڈنٹ کے منصب پر فائز رہے انہوں نے پاکستان کے ابتدائی دو عشروں میں ملکی اقتصادیات کی منصوبہ بندی کی۔''

(۲) روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور ۲۴ جولائی ۲۰۰۲ء

''سابق گورنر سٹیٹ بینک آف پاکستان، سابق ڈپٹی چیئر مین پلاننگ کمیشن و مشیر اقتصادی امور صدر پاکستان ایم۔ایم۔احمد (مرزا مظفر احمد) طویل علالت کے بعد گزشتہ روز واشنگٹن کے ایک ہسپتال میں انتقال کر گئے ایم۔ایم۔احمد ۱۹۷۲ء میں ورلڈ بینک سے منسلک ہوئے اور بطور ڈائریکٹر ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کے ایگزیکٹو سیکرٹری خدمات بجالاتے رہے اور اسی عہدہ سے ۱۹۸۴ء میں ریٹائر ہو کر مستقلاً امریکہ میں مقیم ہو گئے اور تادم آخر جماعت احمدیہ امریکہ کے امیر رہے۔''

(۳) روزنامہ ''دن'' ۲۵ جولائی ۲۰۰۲ء

''مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے مرزا مظفر احمد جو اقتصادیات کی دنیا میں عالمی شہرت کے حامل تھے گزشتہ روز ۸۹ سال کی عمر میں واشنگٹن میں انتقال کر گئے۔ مرحوم مرزا طاہر احمد کے چچازاد بھائی تھے۔''

(۴) روزنامہ ''اساس'' ۲۹ جولائی ۲۰۰۲ء

''عالمی شہرت یافتہ ماہر اقتصادیات سابق ڈائریکٹر ورلڈ بینک، ڈپٹی چیئر مین پلاننگ کمیشن پاکستان اور جماعت احمدیہ امریکہ کے امیر صاحبزادہ مرزا مظفر احمد المعروف ایم۔ایم۔احمد...... (۲۳ جولائی ۲۰۰۲ء ناقل)......۸۹ سال کی عمر میں واشنگٹن میں انتقال کر گئے۔ مرحوم ایم ایم احمد بین الاقوامی اقتصادی اداروں میں قدر کی نگاہ سے پہچانے جاتے تھے اور

اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز رہے۔''

(۵) انگریزی اخبار "Dawn" مورخہ ۲۴ جولائی ۲۰۰۲ء:

انگریزی اخبار ڈان لکھتا ہے: (ترجمہ) ''کس طرح چند ہزار لوگ اتنی کم قوت کے استعمال سے اتنے زیادہ لوگوں اور اتنے بڑے اور مختلف النوع علاقہ پر دوسو سال تک حکومت کر گئے...... یہ علاقہ ہندوستان تھا اور حکمرانوں کا مرکزی حصہ افسانوی شہرت کی انڈین سول سروس تھی جو دنیا بھر میں بہترین تھی ایسے لوگوں میں سے ایک قلیل تعداد جو پاکستان کے حصہ میں آئی یا جنہوں نے پاکستان کا انتخاب کیا۔ یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے ایسے حکومتی نظم ونسق کی تعمیر کی جس نے لکھوکھہا مہاجرین کو آباد کرنے کے کٹھن کام کا سامنا کیا اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کی اسی قدر بڑی تعداد کی املاک کی نگہداشت کی جو ہندوستان کی جانب منتقل ہوگئے۔ اس عظیم الشان کام اور اس کے ساتھ جنم لینے والی ترغیبات وتحریصات سے نمٹنے کے سلسلہ میں ان میں سے اکثریت نے اپنے آپ کو اس دور کے مورخین سے خراج تحسین حاصل کرنے کا اہل ثابت کیا یعنی یہ کہ وہ لوگ ''انتہائی منصف مزاج اور بغیر کسی جھکاؤ کے سچے اور کھرے تھے جو اپنے اختیارات کو خودغرضانہ مقاصد کے لئے استعمال نہیں کرتے تھے بلکہ اس طور پر استعمال کرتے تھے جیسے وہ حق سمجھتے تھے۔'' وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اور قانونِ قدرت کے تحت یہ لوگ ایک ایک کر کے رخصت ہو رہے ہیں......... اس زمرہ کے حال ہی میں انتقال کر جانے والے فرد ایم۔ایم۔احمد ہیں جو منگل کے روز واشنگٹن میں وفات پا گئے۔ ابتدائی سالوں میں وہ سیالکوٹ اور میانوالی کے ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے۔ بعد میں وہ حکومت پاکستان کے ماہر اقتصادیات کے طور پر اُبھرے اور آخر میں ورلڈ بینک تک پہنچے۔ ایم ایم احمد کی نسبت زیادہ ذہانت والے لوگ موجود تھے لیکن غالباً ان سے بڑھ کر قابل اعتماد اور محنتی اور کوئی نہیں تھا۔ اس خوبی نے انہیں وطن عزیز میں نواب آف کالاباغ (ملک امیر محمد خان سابق گورنر مغربی پاکستان۔ مترجم) ایوب اور یحییٰ کا منظورِ نظر بنا دیا اور واشنگٹن میں رابرٹ میکنامارا کا (پریذیڈنٹ ورلڈ بینک۔ مترجم) ان کی اقتصادیات کے میدان میں مہارت اور ان کی دیانتداری اور راستبازی پر سب انحصار کر سکتے تھے۔''

(۶) "The Nation" انگریزی مورخہ ۲۹ جولائی ۲۰۰۲ء:

انگریزی اخبار دی نیشن سے ایک نوٹ (قدرے تلخیص کے ساتھ ترجمہ) ایم۔ایم۔احمد کچھ ذاتی یادیں (از مسٹر منیر عطاء اللہ) ''مرزا مظفر احمد گزشتہ ہفتے واشنگٹن میں انتقال کر گئے۔ وہ لوگ جو انہیں اچھی طرح جانتے تھے ان کے ذہن وقلب کی بہت سی غیر معمولی خوبیوں کی وجہ سے انہیں یاد رکھیں گے۔ تقسیم برصغیر کے بعد سے پاکستانی جنہوں نے (صدر) یحییٰ کا دور دیکھا ہے ایم۔ایم۔احمد کی طویل اور شاندار عوامی خدمت کے ریکارڈ کے حوالے سے ان کے بارہ میں علم حاصل کر سکتے ہیں۔

تقسیم ملک کے وقت وہ امرتسر کے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر تھے۔ انہوں نے آئندہ خدمت کے لئے پاکستان کا انتخاب کیا اور اپنا سارا قیمتی ساز و سامان وہیں (امرتسر میں) چھوڑ دیا۔ اُن کی پاکستان میں پہلی تعیناتی بطور ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ ہوئی۔ یہ شہر وسیع پیمانے پر ہونے والی ہجرت کی ہلچل کے نتیجہ میں مظالم اور مصائب کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ ایم۔ ایم۔ احمد نے مسلمان مہاجرین کے آرام اور آبادکاری کے لئے بے تابانہ کام کیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مقتول ہندوؤں اور سکھوں کو بھی باوقار طریقے سے تدفین کے کام کو اولیت دی جائے۔ اُس زمانے کا ایک اور واقعہ جو انہوں نے بعد میں سنایا یہ تھا کہ لیڈی ماؤنٹ بیٹن نے (جو انڈین ریڈکراس کی سربراہ تھیں) نے سیالکوٹ میں موجود گورے افسران کو یہ حکم دیا کہ وہ سیالکوٹ میں محفوظ شدہ مصنوعی انسانی اعضاء کی ایک بڑی کھیپ فوری طور پر دہلی بھجوائیں۔ لیکن میاں صاحب (جناب ایم۔ ایم۔ احمد) نے خود ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر وہ بھرے ہوئے (ریل کے) ڈبے خالی کرا لئے (چونکہ بھیجے جانے والے اعضاء وغیرہ اب پاکستان کی ملکیت تھے۔ مترجم) میاں صاحب کی اگلی تعیناتی بطور ڈی سی دور افتادہ شہر میانوالی میں ہوئی اس کا ایک اچھا پہلو یہ نکلا کہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے نتیجہ میں انہیں نواب آف کالاباغ کی طرف سے خوب تکریم ملی۔ یہ امر اس وقت میاں صاحب کے لئے بہت مفید ثابت ہوا جب نواب صاحب پنجاب کے گورنر بن گئے اور میاں صاحب لاہور سیکرٹریٹ میں آگئے۔ یہاں بھی انہیں زیادہ اہم ذمہ داریاں سنبھالنے کے لئے اسلام آباد میں تعینات کیا گیا۔ سابق صدر ایوب کے دور میں وہ یکے بعد دیگرے سیکرٹری تجارت پھر سیکرٹری وزارت خزانہ اور بالآخر پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مقرر ہوئے۔

"سابق صدر یحییٰ خان کے مشیر برائے اقتصادی امور کی حیثیت میں وہ غالباً اپنے وقت کے سب سے طاقتور سول سرونٹ تھے...... یہ گزرے ہوئے دن جنہیں ایک زمانہ بیت گیا ایسا دور تھا جس میں مجموعی طور پر پبلک سرونٹس کی بے حد توقیر کی جاتی تھی اور محترم میاں صاحب متفقہ طور پر بہترین لوگوں میں سے بھی بہترین تھے۔ آپ کے پورے عرصہ ملازمت میں اختیارات کے غلط استعمال، ناجائز نوازشات، بدعنوانی اور طاقتور عناصر کی طرفداری سے متعلق کسی کھسر پھسر کا اشارہ تک نہیں ملتا۔ وہ ان تمام لوگوں سے جن کا ان کے ساتھ واسطہ پڑا عزت واحترام سمیٹتے ہوئے اپنی پیش نظر بلندیوں اور رفعتوں کو طے کرتے چلے گئے۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں اس طرح کا اکرام واحترام آسانی سے حاصل نہیں ہوتا اور اس کے لئے اپنے کام میں زبردست مہارت کے علاوہ خاص صلاحیت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنے وسیع اختیارات اور اعلیٰ منصب کے باوجود میاں صاحب میں تکبر نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ وہ ہمہ وقت نرم گفتار تھے اور بڑے تحمل سے دوسروں کی بات سنتے تھے۔ وہ دائماً ایک انصاف پسند اور دردمند انسان تھے۔ سول سروس سے ریٹائر ہونے کے بعد مسٹر بھٹو نے انہیں ورلڈ بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹر میں پاکستان میں نمائندگی کے لئے منتخب کیا یہاں بھی میکنا مارا (صدر ورلڈ بینک۔ مترجم) نے ان کی قدر و قیمت کو پہچانا اور انہیں کئی اضافی ذمہ داریاں سونپیں۔ خاص طور پر جن کا تعلق تیسری دنیا کے ممالک کی معاشی ترقی کے مسائل سے تھا۔"

(مضمون مطبوعہ دی نیشن ۲۹ جولائی ۲۰۰۲ء روزنامہ ڈان مورخہ ۲۔ اگست ۲۰۰۲ء)

تربیت اولاد

شیخ اثمار احمد ایڈووکیٹ گارڈن ٹاؤن لاہور

دین حق نے اولاد کی تربیت پر بہت زور دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''ہر بچہ فطرت (سعیدہ) پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔'' (مسلم کتاب القدر باب کل مولود یولد علی الفطرۃ) گویا کہ پیدا ہونے والے بچے کی تربیت کی تمام تر ذمہ داری اس کے والدین پر عائد ہوتی ہے۔ نوزائیدہ بچے کے کان میں اذان اور اقامت کہنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ والدین کو ان کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلا دی جائے اور ایک قسم کا لائحہ عمل بچے کی تربیت کے سلسلہ میں ان کو دے دیا جائے۔

○ ہر بچے کے لئے سب سے پہلا تربیت کا زینہ اس کے والدین کا عملی نمونہ ہوتا ہے بچے میں چونکہ نقالی کا جذبہ ہوتا ہے۔ اس کو اچھے برے کی کوئی پہچان نہیں ہوتی مگر وہ اپنے آس پاس کے ماحول سے متاثر ہوتا ہے۔ اور نقل کر کے خوشی محسوس کرتا ہے والدین خصوصاً والدہ اس کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا یہ فرض اولین ہے کہ وہ اپنے بچے کے سامنے اپنا عمدہ نمونہ رکھیں تا کہ بچہ اس کی نقل میں اچھے عادات و خصائل اپنائے۔

○ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جن گھروں میں بزرگوں کا احترام مدنظر رکھا جاتا ہے۔ وقت کی پابندی ہوتی ہے۔ مثلاً تلاوت قرآن پاک اور تمام نمازیں وقت پر ادا کی جاتی ہیں۔ دیگر امور میں بھی پابندی وقت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ کم عمر بچے خود بخود یہ عادات اپنے اندر سموتے چلے جاتے ہیں۔

○ بچوں سے بے جا لاڈ پیار ان کے بگاڑ کا باعث بن جاتا ہے۔ آج کے دور میں یہ وبا دیکھنے میں آتی ہے۔ کہ بے جا لاڈ پیار کے نتیجہ میں بچوں کو پیار سے یا حسب موقعہ روک ٹوک سے کام نہیں لیا جاتا کہ ان کی نشوونما متاثر ہوگی اور ان کو ناروا قسم کی اچھل کود، بے وقت کے مطالبات کی کھلی چھٹی دے دی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ ضد اور ڈھیٹ پن کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ اور یہی خصائل ان کے لڑکپن اور پھر نوجوانی میں سامنے آتے ہیں تو والدین کے لئے پریشانیوں کے دروازے کھلنے لگتے ہیں۔ اس لئے بروقت ہلکی سی سرزنش اور روک ٹوک کوئی ناپسندیدہ امر نہیں۔ البتہ مار پیٹ، گالی گلوچ، ڈانٹ ڈپٹ سے والدین کو اجتناب کرنا چاہئے۔ بچوں سے باعزت سلوک ان کے دلوں میں والدین کی عزت و توقیر پیدا کرتا ہے۔

○ بچپن کے زمانہ میں ہی اولاد کو اچھے بُرے کی تمیز کرنا سکھایا جائے تو ایسے بچے ہونہار ہوتے ہیں اور ان کی ذہانت نشوونما پاتی ہے۔

(باقی صفحہ ۳۰ پر)

وطن عزیز کے جاں نثار سپوت

مرسلہ: مکرم مبارک احمد ظفر صاحب

وطن کی محبت ایمان میں سے ہے۔ اسی محبت کا ایک بہت بڑا حصہ بفضلہٖ تعالیٰ احمدیوں کو نصیب ہوا۔ جب اور جہاں بھی وطن کی خاطر جان و مال کی قربانی دینے کا موقعہ آیا تو احمدیت کے عظیم سپوت دفاع وطن کے لئے سیسہ پلائی دیوار بن گئے اور اپنے وطن کے لئے جان تک بھی نذر کر دی۔ چنانچہ وطن عزیز پاکستان کی گزشتہ نصف صدی میں ان قربانیوں کی داستان تاریخ کی زینت ہے جو بلا تبصرہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

سکواڈرن لیڈر منیر الدین احمد جی۔ ڈی (پی): ''پی اے ایف کے لڑاکا ہوا بازوں کے پیہم پُرعزم حملوں کے نتیجے میں بالآخر امرتسر کے نواح میں انتہائی محفوظ اور مستعد بھارتی ریڈار سٹیشن غیر موثر ہو کر رہ گیا۔ سکواڈرن لیڈر منیر الدین احمد بلا تامل اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر ان کارروائیوں میں شریک ہوئے اور اپنے ہدف کی تلاش اور تباہی کی غرض سے پہروں دشمن کی شعلہ بار توپوں کے علاقے میں سرگرداں رہے۔ ۱۱ر ستمبر کے آخری کامیاب حملے کے دوران ان کا طیارہ اَیک اَیک توپوں کے جھرمٹ کے تباہ کن فائر کی زد میں آ گیا اور وہ ناموسِ وطن پر نثار ہو گئے۔ اپنے آخری مشن سے قبل سکواڈرن لیڈر منیر الدین احمد فضائی جنگ کی آٹھ کارروائیوں میں شریک ہو چکے تھے۔ ۱۰ر ستمبر ۱۹۶۵ء کو اپنی ذاتی تحریک کے ایک مشن کے دوران ان کی فارمیشن نے دشمن کے لڑاکا طیاروں کے تعاقب میں بھارتی علاقے میں داخل ہو کر آئی اے ایف کو ایک نیٹ طیارے سے محروم کر دیا۔ چنانچہ انتہائی نامساعد حالات میں اپنے فرض کے تقاضوں سے بالا و برتر جرات و استقلال کے مظاہرے پر سکواڈرن لیڈر منیر الدین احمد کو بعد از شہادت ستارہ جرات عطا کیا جاتا ہے۔''

(پاک فضائیہ کی تاریخ ۱۹۴۷-۱۹۸۲ صفحہ ۲۸۳ مصنفہ سید شبیر حسین - سکوارڈن لیڈر طارق قریشی)

(جنرل) عبدالعلی ملک: معرکہ سیالکوٹ کے عنوان سے جناب معین باری لکھتے ہیں:

''۸- ستمبر کے دن بریگیڈیئر عبدالعلی کمانڈر ۲۴ بریگیڈ نے ۲۵ کیولری اور پنجاب کمپنی کو حکم دیا کہ وہ بھارتی بکتر بند دستوں کو آگے بڑھنے سے روکیں۔ اب یہاں پر یعنی چونڈہ کے اردگرد جو جنگیں ہوئیں انہوں نے عالمی جنگ کے بعد آرمڈ وار کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے۔ ان میں ۶ آرمرڈ ڈویژن نے بھرپور حصہ لیا۔ ۱۵- اور ۶ آرمرڈ ڈویژن کے توپخانے نے بھی آگ برسائی اور بعض اوقات دونوں اطراف کے ٹینک آپس میں ٹکرا کر پاش پاش ہو گئے۔ ۲۵ کیولری کی کمان کرنل نثار احمد کر رہے تھے۔ یہ جنگ کئی دنوں تک ہوتی رہی۔ سینئر افسروں کو ضرور بلایا ہوگا۔ بریگیڈیئر اعجاز مجھ سے اتفاق کریں گے کہ اگر ۲۵ کیولری، ۲۴ بریگیڈ اور ۶ آرمرڈ ڈویژن کی یونٹس بھارتی ٹڈی دل افواج کو چونڈہ اور چارواکی کی سمت پیش قدمی سے نہ روکتیں تو آج ہم منوں مٹی کے نیچے پڑے ابدی نیند سو رہے ہوتے۔'' (روزنامہ ''جنگ'' لاہور ۲ ستمبر ۱۹۹۱ء)

''پاک فوج کا سب سے بڑا جنرل: ریٹائرڈ میجر نادر پرویز ایک تفصیلی انٹرویو میں کہتے ہیں

''میجر جنرل اختر حسین ملک کے متعلق آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ سپر انٹیلی جنس اور جینئس تھے وہ ترکی میں رہے ہیں جہاں امریکی اور غیر ملکی جنرل بھی تھے جنرل اختر ملک نے وہاں اپنا سکہ منوایا۔ وہ لوگ اس بات کے قائل ہو گئے کہ ہاں پاکستانی فوج میں کوئی جرنیل ہے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ کی انہوں نے پلاننگ کی تھی'' (روزنامہ ''جنگ'' لاہور ۳۔ اگست ۱۹۸۴ء)

جناب کرنل رفیع الدین لکھتے ہیں: ''ایک دن پاک بھارت جنگ ۱۹۶۵ء کا ذکر چھڑا میں نے بھٹو صاحب سے پوچھا کہ جناب آپ اس زمانے میں وزیر خارجہ تھے۔ ہمارے فارن آفس نے اس جنگ سے پہلے یہ کیوں نہ سوچا کہ ہندوستان ہماری سرحدوں پر حملہ کر دے گا۔ کہنے لگے کہ دفتر خارجہ نے تو اس کا اندازہ لگا لیا تھا لیکن فیلڈ مارشل ایوب خان نے ایک جائنٹ میٹنگ میں اس امکان کو رد کر دیا تھا۔ اسی دوران وہ کہنے لگے کہ جنرل ہیڈ کوارٹر نے بھی تو اسی غلطی کا اعادہ کیا تھا۔ پھر کہنے لگے کہ جنرل اختر ملک کو کشمیر کے چھمب جوڑیاں محاذ پر نہ روک دیا جاتا تو وہ کشمیر میں ہندوستانی افواج کو تہس نہس کر دیتے مگر ایوب خان تو اپنے چہیتے جنرل یحییٰ خان کو ہیرو بنانا چاہتے تھے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے اس تذکرے کے دوران بھٹو صاحب نے جنرل اختر ملک کی بے حد تعریف کی۔ کہنے لگے اختر ملک ایک باکمال جنرل تھا۔ وہ ایک اعلیٰ درجے کا سالار تھا۔ وہ بڑا بہادر اور دل گردے کا مالک تھا اور فنِ سپاہ گری کو خوب سمجھتا تھا۔ اس جیسا جنرل پاکستانی فوج نے ابھی تک پیدا نہیں کیا۔......'' (بھٹو کے آخری ۳۲۳ دن صفحہ ۶۶ مصنفہ کرنل رفیع الدین)

(بقیہ از صفحہ ۲۸) ○ اولاد کی تربیت دینی رنگ میں کی جائے مثلاً خدا تعالیٰ کی صفات خالقیت، مالکیت، رحمانیت اور رحیمیت کے ساتھ یہ بھی باور کروانا ضروری ہے کہ اس کے احکام کی نافرمانی اس کی ناراضگی کا موجب بنتی ہے۔ اور پھر وہ انعامات روک کر سزا بھی دیتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کے فیوض و برکات اسوۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات سے بچوں کو ان کی عمروں کے حساب سے آشنا کروانا ضروری امور میں ہے۔

○ ہر بچے کو نمازوں کی بروقت ادائیگی پورے آداب کے ساتھ کرنے کی تربیت دینی چاہئیے۔ حضرت عمر بن شعیبؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو نماز پڑھنے کی تاکید کرو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر کچھ سختی کرو مگر معمولی سختی ہو (مار پیٹ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ تھی) اس عمر میں ان کے بستر بھی الگ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ لیکن باشعور بچے پر کوئی سختی نہ کرو پھر ان کا معاملہ خدا پر چھوڑ دو، اب تمہاری ان کو بچپن میں دی گئیں تربیت کام آئے گی یا تمہاری دعائیں۔

○ اسی طرح بچوں کے دوستوں پر نظر رکھنا والدین کا فرض ہے۔ ناپسندیدہ عادات کے دوستوں سے حکمت عملی کے ساتھ ان کو الگ کرنے کی سعی نہایت سودمند ہوگی۔ موجودہ مخالفانہ ماحول احمدی بچوں پر اثر انداز ہونے لگے تو ان کو یہ اجازت دیں کہ وہ آپ سے سوال کریں۔ ان کو تحمل، بردباری اور آسان الفاظ میں جواب دیں۔ یہاں تک کہ وہ مطمئن ہو جائیں۔ خدا کرے کہ احمدی والدین اس اہم ذمہ داری سے سرخرو ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا کے وارث بن سکیں۔ آمین

دوسری سالانہ علمی ریلی ۲۰۰۲ء

نصاب علمی مقابلہ جات

دوسری سالانہ علمی ریلی ۲۰۰۲ کا نصاب پیش ہے- یہ ریلی سہ ماہی چہارم میں منعقد ہوگی- جس میں درج ذیل علمی مقابلہ جات منعقد ہوں گے-

(۱) قرآن کریم: سورہ بنی اسرائیل رکوع ۹،۸- "یَوْمَ نَدْعُوْا تا اَهْدٰى سَبِيلاً" اس نصاب میں سے کسی حصہ کی خوش الحانی سے تلاوت کرنا ہوگی-

(۲) حفظ قرآن: پارہ ۳۰ مکمل-

(۳) نظم خوانی: درثمین، کلام محمود، کلام طاہر کے منتخب اشعار میں سے تین شعر خوش الحانی سے پڑھنے ہوں گے-

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا
اس بہارِ حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنیوالی ہے
یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چھپاتا ہے
تری اک روز اے گستاخ! شامت آنیوالی ہے
ترے مکروں سے اے جاہل! مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے
(درثمین)

کلام حضرت مصلح موعود......

نہیں کوئی بھی تو مناسبت رہِ شیخ و طرزِ ایاز میں
اُسے ایک آہ میں مل گیا نہ ملا جو اس کو نماز میں
جو ادب کے حسن کی بجلیاں ہوں چمک رہی کفِ ناز میں
تو نگاہِ حسن کو کچھ نہ پھر نظر آئے روئے نیاز میں
تجھے اس جہان کے آئینہ میں جمالِ یار کی جستجو
مجھے سو جہان دکھائی دیتا ہے چشمِ آئینہ ساز میں

تعریف کے قابل ہیں یا رب ترے دیوانے
آباد ہوئے جن سے دنیا کے ہیں ویرانے
خاموشی سی طاری ہے مجلس کی فضاؤں پر
فانوس ہی اندھا ہے یا اندھے ہیں پروانے
فرزانوں نے دنیا کے شہروں کو اُجاڑا ہے
آباد کریں گے اب دیوانے یہ ویرانے
(کلامِ محمود)

کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

اے شاہِ مکی و مدنی سید الوریٰ
تجھ سا مجھے عزیز نہیں کوئی دوسرا
تیرا غلامِ در ہوں ترا ہی اسیرِ عشق
تو ہی مرا حبیب ہے، محبوبِ کبریاً
تیرے جلو میں ہی مرا اٹھتا ہے ہر قدم
چلتا ہوں خاکِ پا کو تری چومتا ہوا

پیغام آ رہے ہیں کہ مسکن اداس ہے
طائر کے بعد اس کا نشیمن اداس ہے
اک باغباں کی یاد میں سرو و سمن اداس
اہلِ چمن فسردہ ہیں گلشن اداس ہے
نرگس کی آنکھ نم ہے تو لالے کا داغ اداس
غنچے کا دل حزیں ہے تو سوسن اداس ہے
(کلامِ طاہر)

(۴) مقابلہ تقریر اردو: درج ذیل عناوین میں سے کسی ایک پر ۴ تا ۵ منٹ تقریر کرنا ہوگی۔

(الف) نماز کی برکات۔ (ب) تربیت اولاد کے زریں اصول۔ (ج) حضرت مسیح موعود اور دعوت الی اللہ۔ (د) سادگی۔

(۵) فی البدیہہ تقریری مقابلہ اردو: عنوان مقابلے کے وقت دیئے جائیں گے۔

(۶) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ: درج ذیل کتب نصاب میں ہوں گی۔ تحریری امتحان ہوگا۔

(الف) فتح اسلام (ب) مسیح ہندوستان میں (ج) ضرورۃ الامام (د) توضیح مرام (ر) شہادت القرآن۔

۷) مقابلہ عام دینی معلومات (کوئز): ہر ضلع سے تین اراکین پر مشتمل ٹیم شرکت کر سکے گی۔

نصاب: کتاب ''بنیادی نصاب'' شائع کردہ مجلس انصاراللہ پاکستان۔ کتاب ''دینی معلومات'' شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان۔ کتابچہ ھدایات لائحہ عمل مجلس انصاراللہ پاکستان ۲۰۰۲ء۔ کتابچہ دستور اساسی مجلس انصاراللہ پاکستان۔

نمائندگی: زعامت ہائے علیاء اور اضلاع ہر مقابلہ کیلئے ایک ایک نمائندہ ضرور بھجوائیں۔ مناسب ہوگا کہ مجالس/ اضلاع اپنے ہاں یہ علمی مقابلے منعقد کر کے اول آنے والے کو بطور نمائندہ بھجوائیں۔ (قیادت تعلیم۔ مجلس انصاراللہ پاکستان۔ ربوہ)

تعارف کتاب ''کشتی نوح''

تلخیص از مکرم: فضل احمد شاہد صاحب

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ۵/اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ایک کتاب شائع فرمائی- اس کتاب کا ایک نام جو مشہور و معروف ہے- کشتی نوح ہے- خود حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس کتاب کا دوسرا نام دعوت الایمان اور تیسرا نام تقویۃ الایمان بھی رکھا اور اسے ''رسالہ آسمانی ٹیکہ'' بھی قرار دیا- اس کتاب کو اول سے آخر تک غور سے پڑھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سارے نام اس کتاب کے مفہوم، مطالب اور مقاصد پر حاوی ہیں-

وجہ تالیف: ۶ فروری ۱۸۹۸ء کو حضرت مسیح موعود نے رؤیا میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک چھوٹے قد کے ہیں- آپ نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے-

اس پیشگوئی کے مطابق پنجاب میں طاعون پھیلی اور ماہ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں جب کہ طاعون زوروں پر تھی گورنمنٹ نے پنجاب میں طاعون کے ٹیکے کی سکیم وسیع پیمانہ پر شروع کی- اور ہر شخص کے لئے ٹیکہ لگانا ضروری قرار دیا- مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ٹیکہ لگوانے سے انکار کیا اور گورنمنٹ کے ٹیکہ کی سکیم کی وضاحت- اور جماعت احمدیہ کو اس سلسلہ میں ھدایات دیتے ہوئے ۵/اکتوبر ۱۹۰۲ء کو کتاب کشتی نوح شائع فرمائی-

گورنمنٹ کا شکریہ اور ٹیکہ نہ لگوانے کی وجہ: حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے حکومت وقت کی ہمیشہ اطاعت کی اور جماعت کو اسی کی تلقین کی- اسی جذبہ کے تحت آپ نے ٹیکہ کی سکیم کو سراہا اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا مگر مودبانہ رنگ میں گورنمنٹ سے یہ عرض کیا کہ جماعت ٹیکہ نہیں لگوائے گی- آپ فرماتے ہیں:-

> ''شکر کا مقام ہے کہ گورنمنٹ عالیہ انگریزی نے اپنی رعایا پر رحم کر کے دوبارہ طاعون سے بچانے کے لئے ٹیکا کی تجویز کی...... درحقیقت یہ وہ کام ہے جس کا شکر گزاری سے استقبال کرنا دانشمند رعایا کا فرض ہے اور سخت نادان اور اپنے نفس کا وہ شخص دشمن ہے کہ جو ٹیکا کے بارے میں بدظنی کرے-'' (صفحہ ۱)

> ''ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ

خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔'' (صفحہ ۱-۲)

قادیان کی حفاظت: خدائی وعدوں پر یقین کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان کی نسبت فرماتے ہیں:-

''قادیان میں سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئے گی جس سے لوگ کتوں کی طرح مریں اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہو جائیں'' (صفحہ ۲)

جماعت کی حفاظت: حضرت بانی سلسلہ احمدیہ جماعت احمدیہ کی حفاظت کے بارہ میں یوں پیشگوئی فرماتے ہیں:-

''عموماً تمام لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہوں مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے مگر ایسے لوگ ان میں سے جو اپنے عہد پر پورے طور پر قائم نہیں یا اُن کی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو جو خدا کے علم میں ہو۔ اُن پر طاعون وارد ہوسکتی ہے۔ مگر انجام کار لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کریں گے کہ نسبتاً مقابلۃً خدا کی حمایت اس قوم کے ساتھ ہے اور اس نے خاص رحمت سے ان لوگوں کو ایسا بچایا ہے جس کی نظیر نہیں'' (صفحہ ۲)

''ہماری گورنمنٹ بلاشبہ اس وقت اس پیشگوئی کی قدر کرے گی جب کہ دیکھے گی کہ یہ حیرت انگیز کیا کام ہوا کہ ٹیکا لگانے والوں کی نسبت یہ لوگ عافیت اور صحت میں رہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اس پیشگوئی کے مطابق کہ دراصل برابر بیس بائیس برس سے شہرت پا رہی ہے ظہور میں نہ آیا تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ میرے منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا کہ میرے گھر کی چار دیوار کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہیں گے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلۃً طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا اور وہ سلامتی جو ان میں پائی جائے گی اس کی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی'' (صفحہ ۴-۵)

خدا تعالیٰ کی صفت --- قادر: نشانات دیکھنے کے لئے خدا تعالیٰ کو قادر ماننا اور اس کی قدرتوں پر وسیع ایمان رکھنا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں حضور فرماتے ہیں۔

''بلاشبہ ایسا قادر خدا موجود ہے اور اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو اس سے تعلق رکھنے والے زندہ ہی مر جاتے۔ وہ عجیب قادر ہے اور اس کی پاک قدرتیں عجیب ہیں۔ ایک طرف نادان مخالفوں کو اپنے دوستوں پر کتوں کی طرح مسلط کر دیتا ہے اور ایک طرف فرشتوں کو حکم کرتا ہے کہ ان کی خدمت

کریں- ایسا ہی جب دنیا پر اس کا غضب مستولی ہوتا ہے اور اس کا قہر ظالموں پر جوش مارتا ہے تو اس کی آنکھ اس کے خاص لوگوں کی حفاظت کرتی ہے...... اس کی قدرتیں بے انتہا ہیں مگر بقدر یقین لوگوں پر ظاہر ہوتی ہیں...... (صفحہ۲-۳)

تعلیم: کشتی نوح میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ''تعلیم'' کے زیر عنوان جماعت کے لئے بہت ہی پُر اثر اور باتیں بھی تحریر فرمائی ہیں- حضور فرماتے ہیں:-

''ایک یہ بھی علاج ہے گناہوں سے بچنے کا کہ کشتی نوح میں جو نصائح لکھی ہیں ان کو ہر روز ایک بار پڑھ لیا کرو-'' (ملفوظات جلد۲ صفحہ ۳۹۹)

ان نصائح میں سے بعض باتیں بطور نمونہ درج ہیں:-

''یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے...... دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ-'' (کشتی نوح صفحہ۱۱)

''تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو-'' (صفحہ۱۱)

''چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا-'' (صفحہ۱۲)

''تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے-'' (صفحہ۱۲)

''تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے- جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے-'' (صفحہ۱۳)

''یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے- ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے- جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا-'' (صفحہ۱۵)

''تم خدا کی آخری جماعت ہو- سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو-'' (صفحہ۱۵)

کون میری جماعت میں شامل ہے: حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ''تعلیم'' کے عنوان کے نیچے نصائح کرتے

ہوئے یہ رنگ بھی اختیار فرمایا ہے کہ فلاں فلاں کمزوریاں دکھانے والا میری جماعت میں سے نہیں۔ چند مثالیں پیش ہیں۔

''جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے...... جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔'' (صفحہ۱۸)

''جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے...... جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔'' (صفحہ۱۹)

شانِ مصطفیٰ ﷺ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری کتب رسول اکریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، عظمت اور آپ کے ارفع مقام کے بیان سے بھری ہوئی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔'' (صفحہ۱۳-۱۴)

عظمت قرآن: اس کتاب میں--انجیل کے ساتھ قرآن کا موازنہ کر کے قرآن کی عظمت کو واضح کیا گیا حضور فرماتے ہیں:۔

''میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔'' (صفحہ۲۶)

وفادار خدا: حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے صاحب تجربہ ہونے کی بناء پر وفادار خدا کی وفاؤں کا بار بار کتاب میں ذکر فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

''وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے۔'' (صفحہ۲۰)

''ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔'' (صفحہ۲۱)

مجلس انصاراللہ ضلع میرپورخاص کا آٹھواں سالانہ اجتماع

مورخہ ۷-۸ مارچ ۲۰۰۲ء بمقام کنری سندھ

امسال مجالس انصاراللہ ضلع میرپورخاص کا سالانہ اجتماع مورخہ ۷-۸ مارچ ۲۰۰۲ء کو کنری میں منعقد ہوا۔ جس میں صدر صاحب مجلس انصاراللہ کے نمائندہ مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں (ناظر اصلاح وارشاد مقامی) تشریف لائے۔

افتتاحی اجلاس: مورخہ ۷ مارچ ۲۰۰۲ء کو نماز ظہر وعصر کے بعد مرکزی نمائندہ کی زیر صدارت اجتماع کا افتتاحی اجلاس ہوا۔ تلاوت، عہد ونظم کے بعد مرکزی نمائندہ نے اپنے خطاب میں انصار کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ انصار اپنی بھی تربیت کریں نیز اپنی اولادوں کو بھی نظام سے وابستہ کریں۔

علمی مقابلہ جات: اجتماع کے موقعہ پر انصار کے علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں انصار نے بڑی دلچسپی اور شوق سے حصہ لیا۔ علمی مقابلہ جات میں ۵ نومبائعین نے بھی حصہ لیا۔ مکرم احسان اللہ صاحب چیمہ نائب ناظم وقف جدید بھی اس اجتماع میں شامل ہوئے آپ نے ''دعوت الی اللہ'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ ان کے علاوہ بعض دیگر مربیان نے بھی تربیتی تقاریر کیں۔

ورزشی مقابلہ جات: اجتماع کے پروگرام کو دلچسپ بنانے کے لئے انصار کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے انفرادی مقابلہ جات میں سوگز دوڑ، لمبی چھلانگ، سادہ چھلانگ، کلائی پکڑنا، سائیکل دوڑ کے مقابلے ہوئے۔ اس طرح اجتماعی مقابلہ جات میں والی بال اور رسہ کشی کے مقابلے ہوئے۔ نومبائعین کے درمیان بھی رسہ کشی کا ایک دلچسپ مقابلہ ہوا۔ نومبائعین نے اجتماع کے پروگراموں کو بہت پسند کیا۔ اس اجتماع میں ۳۷ میں سے ۳۲ مجالس نے نمائندگی کی جس میں ۲۷۰ انصار، ۵۰ خدام، ۱۳۰ اطفال، ۵۰ نومبائعین اور ۲ متفرق احباب شامل تھے اس طرح کل حاضری ۴۲۲ تھی۔ جو گذشتہ سالوں سے اچھی تھی۔

تربیتی وعلمی پروگرام: اجتماع کا دوسرے روز کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جس میں انصار کے علاوہ مقامی جماعت کے خدام واطفال نے بھی شرکت کی۔ نماز فجر کے بعد احباب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ مرکزی نمائندہ نے قرآن کریم کا درس دیا اس طرح مربی صاحبان نے درس حدیث اور درس ملفوظات سے انصار کو ضروری نصائح کیں۔ اس کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دیئے۔

اختتامی اجلاس: مورخہ ۸ مارچ ۲۰۰۲ء بعد نماز جمعہ اجتماع کے اختتامی اجلاس کی تقریب ہوئی - اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب صدیقی امیر ضلع میر پور خاص نے کی- تلاوت قرآن کریم، عہد و نظم کے بعد مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب واہلہ ناظم انصاراللہ ضلع میر پور خاص نے سالانہ رپورٹ پیش کی اور مرکزی نمائندہ کا شکریہ ادا کیا- اس طرح دیگر مہمان مربیان و معلمین صاحبان کا شکریہ ادا کیا-

اس کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے انصار میں امیر صاحب ضلع نے انعامات تقسیم کئے- محترم امیر صاحب ضلع نے اپنے خطاب میں انتظامیہ کو اجتماع کی کامیابی پر مبارکباد دی- نیز انصار کو نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائی - اور انہیں اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو بھی نمازی بنانے کی تلقین کی- نیز دعوت الی اللہ کی طرف خصوصی توجہ دلائی - آخر میں دعا کے ساتھ چار بجے بوقت عصر بخیر وخوبی اجتماع اختتام پذیر ہوا- الحمدللہ

(رپورٹ: عبدالمجید زاہد ایم- اے ناظم اعلیٰ اجتماع ۲۰۰۲ء)

مجلس انصاراللہ دارالذکر فیصل آباد کا علمی ورزشی اور تفریحی پروگرام

مورخہ ۲۵ مئی ۲۰۰۲ء برلب نہر رکھ برانچ فیصل آباد نزد ٹویوٹا ورکشاپ مجلس دارالذکر فیصل آباد کی پکنک کا پروگرام منعقد ہوا- اس تفریحی تقریب میں علمی اور ورزشی پروگرام بھی ہوئے-

۲۵ مئی کی خوشگوار صبح کو پروگرام کا آغاز زیر قیادت مکرم سجاد اکبر صاحب زعیم اعلیٰ ہوا مجلس انصاراللہ دارالذکر کے ۱۵- انصار سائیکل سوار تشریف لائے جو مجلس کے چاروں حلقوں سے تعلق رکھتے تھے-

پروگرام: اس موقع پر مندرجہ ذیل ورزشی مقابلہ جات ہوئے- کلائی پکڑنا، گولہ پھینکنا، دوڑ تیز، دوڑ آہستہ، سائیکل چلانا (آہستہ)، مشاہدہ و معائینہ- مکرم کیپٹن منور احمد صاحب نے صحت جسمانی کے بارے میں عمل کرنے کے بعض ضروری امور بتائے اور مکرم ڈاکٹر عمران سلیم صاحب نے انجائنا یعنی دل کے درد کے بارے میں تقریر کی-

سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر معلوماتی سوالات دریافت کئے گئے- یہ مقابلہ بڑا دلچسپ رہا- سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مضمون مکرم چوہدری احمد دین صاحب منتظم عمومی نے پڑھا- تقریب کے آخر میں ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا-

اس تقریب میں مکرم محمد اشرف کاہلوں ناظم علاقہ نے بھی شرکت کی جنہوں نے اس پروگرام پر خوشنودی کا اظہار کیا اس پروگرام میں ۳۸ انصار شریک ہوئے- آخر میں دعا پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا-

(رپورٹ: چوہدری احمد دین صاحب منتظم عمومی)

مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد کا سالانہ تربیتی اجتماع

مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد کا دوروزہ سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۱۳-۱۴- اگست ۲۰۰۲ء کریم نگر فیصل آباد میں ہوا- بیت الحمد کے ہال کو مختلف بینرز کے ساتھ جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ کلمات واشعار لکھے سے سجایا گیا تھا-

پہلا اجلاس: مورخہ ۱۳- اگست ۲۰۰۲ء کو پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم محترم شیخ مظفر احمد صاحب ظفر امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد شروع ہوئی- تلاوت قرآن کریم نظم اور عہد کے بعد صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا آپ نے عہد انصاراللہ پر نہایت لطیف رنگ میں روشنی ڈالی اور عہد کے مطابق عمل کرنے کی تلقین فرمائی- افتتاحی خطاب کے بعد شیخ محمد لطیف صاحب نے انصاراللہ کی ذمہ داریاں اور مکرم چوہدری عبدالصمد صاحب نے اجتماعات کی اہمیت کے عناوین پر تقاریر کیں- اس طرح پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی-

دوسرا اجلاس: دوسرا اجلاس خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا اس میں تقریری مقابلہ جات ہوئے عنوان تقریر ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' تھا ہر تقریر کا وقت ۵ سے ۷ منٹ مقرر کیا گیا ۵- اراکین نے اس میں حصہ لیا- مقابلہ میں مکرم خواجہ نصیر احمد صاحب اول- مکرم ماسٹر محمد اکرم صاحب دوم اور سید عبدالکریم شاہ صاحب سوم قرار پائے- اس اجلاس کی کارروائی رات گئے تک جاری رہی- اجلاس میں انصار احباب ۵۷، خدام ۲۶ اور اطفال ۱۲ شامل ہوئے-

دوسرے روز مورخہ ۱۴/اگست کو نماز تہجد کا اہتمام تھا بارش کے باعث دور سے آنے والے انصار تہجد میں شامل نہ ہو سکے- تاہم تہجد میں ۲۹ انصار- ۱۶ خدام اور ۶- اطفال نے شرکت کی-

ایک تفریحی پروگرام: ۱۴- اگست ۹ بجے صبح گٹ والا پارک کے خوبصورت وسیع وعریض سبزہ زار میں انصاراللہ کے اراکین پہنچے جہاں ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے- اور اختتامی اجلاس کی کارروائی ہوئی-

اختتامی اجلاس: اختتامی اجلاس میں محترم چوہدری احمد الدین صاحب (سابق ناظم انصاراللہ) نے ''قیام پاکستان اور جماعت احمدیہ کی خدمات'' اور صدر اجلاس نے قیمتی نصائح سے نوازا اور دعا کے ساتھ یہ سالانہ تربیتی پروگرام اختتام پذیر ہوا- اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تربیتی اجتماع بڑا کامیاب رہا- الحمدللہ (رپورٹ: مکرم حافظ محمد اکرم بھٹہ صاحب زعیم اعلیٰ)

غزل

دیوار کی تصویر ہوئے عشق کے مارے
واللہ ! کوئی ہجر میں اتنا بھی نہ مارے

اک شہر کہ ویران ہوا ہے ترے غم سے
ہوتے ہی نہیں اس میں بنا تیرے گذارے

ہم تم کو جو دیکھیں گے تو کیا ہوں گے نظارے
تم ہم سے یہ پوچھو گے ، کہاں کھو گئے پیارے

روشن ہے ہوا عشق کا سورج مرے اندر
دیدار میں کھوئے ہوئے ہیں چاند ستارے

تم ہم سے جو پوچھو گے ، کہ مانگو مرے پیارے
ہم تم سے کہیں گے ، اے مرے دل کے سہارے

سینے سے چمٹنے کا مجھے اذن عطا ہو
ٹوٹیں جو مری روح میں ہیں غیر سہارے

دامن کا کوئی ٹکڑا ، جو آغوش میں لے لے
کچھ دید کا سرمہ ہو جو آنکھوں کو سنوارے

زخموں کو مرے ہجر کے زموں میں اُتارے
وہ درد عطا کر دو جو ہر درد کو مارے

شعروں میں پروئے ہیں یہ جذبات ہمارے
خوابوں کے سوا اپنے نہیں کوئی بھی چارے

محمد مقصود احمد منیب



برطانیہ کے ممبر آف پارلیمنٹ MR. Tom Cox جلسہ سالانہ ۲۰۰۲ء سے خطاب کرتے ہوئے۔



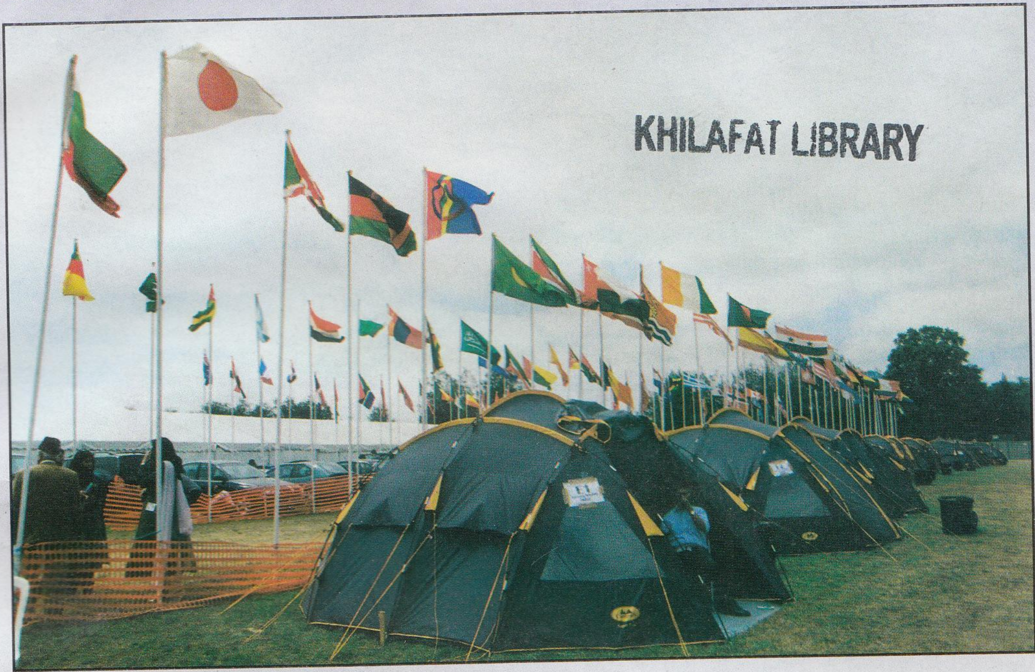
مختلف علاقوں کے Mayors جلسہ سالانہ ۲۰۰۲ء میں تشریف فرما ہیں۔

Monthly
September 2002

ANSARULLAH

Ph: 04524-212982
Regd. # : CPL - 92

EDITOR: NASRULLAH KHAN NASIR



جلسہ گاہ میں مختلف ممالک کے جھنڈے لہرا رہے ہیں۔



جلسہ سالانہ ۲۰۰۲ء کے اختتام کا منظر